تبلیغی جماعت

کی

گستاخانہ تعلیمات

مرتبہ

ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی

شیخ الاسلام اکیڈمی حیدر آباد (رجسٹرڈ)
(مکتبہ انوار المصطفےٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدر آباد-اے پی)

﴿ بہ نگاہ کرم مظہرِ غزالی، یادگارِ رازی، مفتی سوادِ اعظم، تاجدارِ اہلسنت، امام المتکلمین
حضور شیخ الاسلام سلطان المشائخ رئیس المحققین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ العالی ﴾

نام کتاب : تبلیغی جماعت کی گستاخانہ تعلیمات
مرتبہ : ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی
تصحیح ونظر ثانی : خطیب ملت مولانا سید خواجہ معز الدین اشرفی
ناشر : شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد (دکن)
اشاعت اُول : جنوری ۲۰۱۰ تعداد : ۱۰۰۰ (ہزار)
قیمت: 20 روپے

(۹۲۸) صفحات پر مشتمل محققانہ جائزہ۔ متلاشیان راہِ حق کے لئے ملکُ التحریر کا بیش قیمت تحفہ

فتنہ اہلحدیث : غیر مقلدیت اس دَور کا سب سے خطرناک فتنہ ہے جس نے ائمہ اربعہ بالخصوص امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ (اور حضرات حنفیہ) کے خلاف بدزبانی، طعن وتشنیع اور تہمت طرازی کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ یہ اہل حدیث کے نام سے لوگوں کو فریب دیتے ہیں، اپنے سوا سب کو مشرک سمجھتے ہیں تقلید شخصی کو شرک کہتے ہیں، ان کے عقائد ومسائل سے واقفیت کے بعد غیر مقلدیت سے طبعًا وحشت ونفرت ہوتی ہے۔ اُن کی صحبت جذامی اور ایڈس کے مریض سے زیادہ خطرناک ہے، اُن کی صحبت ایمان کے لئے خطرہ ثابت ہوتی ہے۔ ائمہ مجتہدین، محدثین اُمت اور اسلاف صالحین سے مروی معتبر ومستند ہزارہا احادیث کو ضعیف، موضوع، من گھڑت اور باطل قرار دیتے ہیں لہذا یہی اولین درجہ کے 'منکرین حدیث' ہیں۔ یہ فرقہ تمام (۷۲) گمراہ فرقوں کا ملغوبہ ہے یہ لوگ سلف صالحین اور احادیث مرفوعہ وغیرہ سے ثابت قرآنی تفسیروں کے مقابلہ میں اپنی من مانی تفسیروں کو ترجیح دیتے ہیں یہ اپنے علاوہ دیگر تمام طبقات مسلمہ کو بدعتی، مشرک اور کافر سمجھتے ہیں حالانکہ یہ بذاتِ خود بدعتی ہیں۔

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱	وادی نجد ۔۔۔ نگاہ نبوت میں	۵
۲	تبلیغیوں اور دیوبندیوں کا اقرارِ وہابیت	۱۰
۳	تبلیغی جماعت کی تحریک	۱۱
۴	بانی تبلیغی جماعت الیاس کی تعلیمات	۱۳
۵	اسماعیل دہلوی کی تعلیمات	۱۷
۶	رشید احمد گنگوہی کی تعلیمات	۲۰
۷	قاسم نانوتوی کی تعلیمات	۲۴
۸	اشرف علی تھانوی کی تعلیمات	۲۶
۹	عقائد علمائے دیوبند	۳۱
۱۰	تھانوی جی کے پردادا کا قبر سے مٹھائیاں لانا	۳۲
۱۱	بانی دارالعلوم دیوبند کی بعد وفات کرامت	۳۳
۱۲	گستاخانہ خوابوں کی فہرست	۳۴
۱۳	نبی اکرم کو گرنے سے بچا لیا (معاذ اللہ)	۳۴
۱۴	قرآن عظیم پر پیشاب (معاذ اللہ)	۳۴
۱۵	حضور ﷺ نے اردو زبان علمائے دیوبند سے سیکھی (معاذ اللہ)	۳۴
۱۶	ام المؤمنین سیدہ عائشہ کی شان میں وہابیوں کی گستاخیاں	۳۵
۱۷	خاتون جنت سیدہ فاطمہ نے سینے سے چمٹا لیا (معاذ اللہ)	۳۹

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱۸	تھانوی کی مریدنی سے حضور ﷺ کا بغلگیر ہونا (معاذ اللہ)	۳۹
۱۹	حضور ﷺ مقتدی (معاذ اللہ)	۴۰
۲۰	حضرت ابراہیم علیہ السلام مقتدی (معاذ اللہ)	۴۰
۲۱	صفیں بچھانا اور تھانوی کی اقتداء میں تراویح پڑھنا (معاذ اللہ)	۴۱
۲۲	تخت پر وعظ اور امام الانبیاء نیچے (معاذ اللہ)	۴۲
۲۳	صفات میں اشتراک و برابری (معاذ اللہ)	۴۲
۲۴	رسول اللہ ﷺ سے کھانا پکوانا (معاذ اللہ)	۴۳
۲۵	رسول پاک مقتدی اور مریدوں کے پیچھے	۴۷
۲۶	جسم میں جسم سما گیا (معاذ اللہ)	۴۸

لطائفِ دیو بند: غازیِ ملت علامہ سید محمد ہاشمی اشرفی کی معرکۃ الاراء تصنیف یہ حقیقت ہے کہ عوام آج کل زیادہ تر پُر لطف باتوں کے سُننے کے عادی ہیں۔ خشک اور سیدھے سادے انداز میں کتنی ہی سچّی بات پیش کی جائے سننے اور پڑھنے کے رَوادار ہی نہیں ہوتے۔ اس لئے حضرت غازیِ ملت نے اس کتاب کو نہایت ہی پُر لطف پیرائے میں تالیف فرما کر بھولے بھالے مسلمانوں کو وقت کے ایک عظیم فتنے سے آگاہ کرنے کا فرض ادا کیا ہے۔ یہ بات حوالوں کی زنجیر میں جکڑی ہوئی اور انصاف وسنجیدگی کے ساتھ پیش کی گئی ہے اور فیصلہ ناظرین کے اُوپر چھوڑ دیا گیا ہے۔ کتاب کے مطالعہ کے بعد آپ اس نتیجہ پر پہونچیں گے کہ دیو بند' کعبے کے غلاف میں لپٹا ہوا ایک پُر اسرار صنم خانہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علىٰ سيد الأنبياء والمرسلين
وعلىٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعين .... أما بعدُ

وادی نجد ۔۔۔ نگاہ نبوت میں

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دن حضور ﷺ نے دُعا فرمائی:

اللهم بارك لنا فی شامنا اے اللہ ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت دے۔

اللهم بارك لنا فی يمننا اے اللہ ہم کو ہمارے یمن میں برکت دے۔

حاضرین میں سے بعض نے عرض کیا' **وفی نجدنا**' یارسول اللہ ﷺ دُعا فرمائیں کہ ہمارے نجد میں برکت دے۔ پھر حضور ﷺ نے وہی دُعا فرمائی۔ شام اور یمن کا ذکر فرمایا مگر نجد کا نام نہ لیا۔ اُنھوں نے پھر توجہ دلائی کہ **وفی نجدنا** حضور یہ بھی دُعا فرمائیں کہ نجد میں برکت ہو۔ غرض تین بار یمن اور شام کے لئے دُعائیں فرمائیں۔ بار بار توجہ دِلانے پر نجد کو دُعا نہ فرمائی' بلکہ آخر میں فرمایا **هناك الزلازل والفتن وبها يطلع قرن الشيطٰن**۔ میں اُس (رحمتوں' برکتوں اور ایمان کی لذتوں سے) ازلی محروم خطّہ کو دُعا کس طرح فرماؤں۔ وہاں تو زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں شیطانی گروہ پیدا ہوگا۔ (مشکوٰۃ' بخاری)

رسول اللہ ﷺ کی تقسیم پر اعتراض کرنے والوں کے متعلق احادیث :

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے' آپ کچھ تقسیم فرما رہے تھے کہ بنو تمیم سے ذوالخویصرہ نامی ایک شخص آیا اور اُس نے کہا: اے اللہ کے رسول ! عدل کرو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تجھے

عذاب ہو' اگر میں عدل نہیں کروں گا تو اور کون عدل کرے گا۔ اگر میں عدل نہیں کروں گا تو میں (اپنے مشن میں) ناکام ونامراد ہوجاؤں گا۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن اُڑادوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رہنے دو' کیونکہ اس کے ایسے ساتھی ہیں جن کی نمازوں کے مقابلہ میں تم اپنی نمازوں کو حقیر سمجھوگے اور اُن کے روزوں کے مقابلہ میں تم اپنے روزوں کو حقیر گردانوگے۔ یہ لوگ قرآن مجید پڑھیں گے لیکن وہ اُن کے حلقوم سے نیچے نہیں اُترے گا اور یہ لوگ دِین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے اُن لوگوں کی نشانی یہ ہے کہ اُن میں ایک کالا آدمی ہوگا جس کا ایک شانہ عورت کے پستان کی طرح ہوگا یا ہلتا ہوا گوشت کا لوتھڑا ہوگا۔ یہ گروہ اس وقت ظاہر ہوگا جب لوگوں میں تفرقہ ہوگا۔ حضرت ابوسعید کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سُنی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اُن سے قتال کیا اور میں اُس وقت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو تلاش کرنے کا حکم دیا۔ وہ مل گیا اور اس کو سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا اور میں نے اس شخص کو اُن ہی صفات کے ساتھ پایا جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی تھیں۔ (بخاری ومسلم)

اس حدیث شریف سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ قیامت تک آنے والے ہر فرد اور ہر ہر شخص کو اچھی طرح جانتے ہیں' کون ہدایت یافتہ ہے اور کون گمراہ ہے جانتے ہیں اور کس شخص کی نسل سے اور کس جماعت سے ضلالت اور گستاخیوں کی اشاعت ہونے والی ہے اس کو جانتے ہیں اور اُن کے علامات وعادات کو بھی جانتے ہیں اور ذوالخویصرہ کی گمراہ جماعت کس وقت ظاہر ہونے والی ہے اور

اس گمراہ جماعت کو پہچاننے کے لئے اس جماعت کے ایک شخص کا ذکر بھی فرمایا ہے کہ اس کے جسمانی ہیئت وحالت کس طرح ہوگی اس کو جانتے ہیں۔ اس حدیث شریف سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ شانِ رسالت میں گستاخی ایک ایسا بڑا گناہ ہے جس کی وجہ سے گستاخ اگرچہ کہ وہ ظاہراً کتنا ہی بڑا عابد وزاہد کیوں نہ ہو دِین سے خارج ہے۔ جس شخص نے حضور ﷺ کی تقسیم پر اعتراض کیا تھا اُسی کی نسل سے خارجی پیدا ہوئے۔ سیدنا علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں خارجیوں کا ظہور ہوا جو کافروں کو چھوڑ کر مسلمانوں کو قتل کرتے تھے۔ (ابن تیمیہ‘ ابن قیم‘ ابن جوزی‘ قاضی شوکانی‘ ابن عبدالوہاب نجدی‘ عبدالعزیز بن باز‘ موجودہ دور کے تمام مقلد وغیر مقلد وہابی‘ دیوبندی‘ ندوی‘ تبلیغی‘ مودودی‘ نام نہاد اہلحدیث غیر مقلدین......ان سب کا تعلق ’خارجی فرقہ‘ سے ہے)

فرقہ وہابیہ : حضور سید عالم ﷺ کی نگاہِ پاک میں دجّال کے فتنہ کے بعد نجد کا فتنہ تھا۔ بارہویں صدی میں نجد سے محمد بن عبدالوہاب نجدی پیدا ہوا‘ وہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا‘ اُس نے روضہ انور کا نام معاذ اللہ صنم اکبر رکھا تھا ’یعنی بہت بڑا بت‘۔ ابن عبدالوہاب نجدی کا عقیدہ یہ تھا کہ :

’حضور نبی کریم ﷺ کے مقبرے کا دیکھنا ایسا گناہ ہے جیسے بتوں کا دیکھنا‘ (کتاب التوحید)

خوارج کی طرح فرقہ وہابیہ کو بھی عمل میں نہایت غلو تھا یہاں تک کہ تارک فرض کو یہ لوگ کافر اور حلال الدم سمجھتے تھے۔ **یارسول اللہ** کہنے والے اور بزرگوں (انبیاء واولیاء کے توسل) سے مدد مانگنے والے کو یہ لوگ کافر سمجھتے تھے۔ ابن عبدالوہاب نجدی ہر جمعہ کے خطبہ میں کہا کرتا کہ جو شخص نبی کا وسیلہ پکڑے وہ کافر ہے اور زیارتِ قبور کو وہ ناجائز سمجھتے تھے‘ چنانچہ کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک قافلہ مقام احساء سے آنحضرت ﷺ کے روضہ پاک کی زیارت کی غرض سے مدینہ طیبہ حاضر ہوا‘ واپسی کے وقت جب وہ قافلہ ’درعیہ‘ پہنچا جہاں ابن عبدالوہاب کا ہیڈکوارٹر تھا‘ اُس نے اُن لوگوں کی یہ سزا مقرر کی کہ اُن کی

ڈاڑھیاں مُنڈوائی جائیں اور گدھوں پر اس رُسوائی کے ساتھ انھیں سوار کرایا جائے کہ اُن کا مُنہ دُم کی طرف ہو، تا کہ اس بات کی اچھی طرح تشہیر ہو جائے کہ جو حضور ﷺ کی زیارت کے لئے جائے اُس کی یہ سزا ہے، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

دلائل الخیرات شریف کی سینکڑوں جلدیں جلا دی گئیں۔ ایک نابینا شخص مسجد کے مینارے پر کھڑے ہو کر صلاۃ وسلام پڑھتا تھا اُسے قتل کرا دیا گیا۔

’ محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ یہ تھا کہ جملہ اہلِ عالم وتمام مسلمانانِ دُنیا مشرک وکافر ہیں اور اُن سے قتل وقتال کرنا، اُن کے اموال کو اُن سے چھین لینا حلال وجائز بلکہ واجب ہے۔ اسی وجہ سے وہابیوں نے مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ میں بے انتہا مظالم ڈھائے یہاں تک کہ جنت البقیع مدینہ شریف کے قبرستان میں حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضرت دائی حلیمہ رضی اللہ عنہا، سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ، ازواج مطہرات اور بہت سے جلیل القدر صحابہ وصحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مزارات کو ہتھوڑوں، پھاوڑوں سے توڑا، کھود کر پھینک دیا اور مکہ معظّمہ میں بھی جنت المعلیٰ قبرستان میں ام المؤمنین سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے مزار مبارک کے گنبد کو توڑ دیا اور عالیشان مزار کو کھود کر پھینک دیا، بیچ قبرستان سے صحابہ کرام کی قبروں پر پختہ سڑک بنادی۔ (الشہاب الثاقب صہ ۴۳)

حضرت سید احمد بن زینی دحلان مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ: ’وہابی جب مسجدوں اور قبروں کو مکہ معظّمہ میں توڑ رہے تھے تو بڑی ڈینگیں مارتے تھے ڈھول بجا بجا کر گانا گاتے تھے اور صاحبِ قبر کو گالیاں دیتے تھے یہاں تک کہ اُس ظالم قوم نے بعض قبروں پر پیشاب بھی کیا‘ (خلاصہ الکلام فی بیان امرار البلد الحرام جلد ثانی صہ ۲۷۸)

ہندوستان میں وہابی تحریک : ابن عبدالوہاب نجدی نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ’کتاب التوحید‘ رکھا۔ اُس کا ترجمہ ہندوستان میں اسماعیل دہلوی نے کیا جس کا نام ’تقویۃ الایمان‘ رکھا اور اُس نے ہندوستان میں وہابیت پھیلائی۔ وہابیوں کا عقیدہ ہے

کہ جو اُن کے مذہب پر نہ ہو' وہ کافر و مشرک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ بات بات پر محض بلا وجہ مسلمانوں پر شرک و کفر کا حکم لگاتے ہیں اور تمام دُنیا کو مشرک کافر و بدعتی بناتے ہیں۔ دراصل اس باطل فرقہ کا وجود اور عقائد ہی بدعت ہے۔ اللہ تعالیٰ اور حضورﷺ و تمام انبیاء' صحابہ کرام' اولیاء اللہ اور محبوبان خدا کی بارگاہ میں وہابیوں کا لب و لہجہ بہت ہی گستاخانہ ہوتا ہے۔ ہمیشہ تذلیل کیا کرتے ہیں۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ العزیز ابن حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ العزیز کے زمانہ تک متحدہ ہندو پاک میں دو ہی گروہ تھے۔ اہلِ سُنّت اور اہلِ تشیع ۔لیکن اسماعیل دہلوی نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تعلیمات سے متاثر ہو کر بے دھڑک اُمت مسلمہ کو کافر و مشرک قرار دیا اور وہابیت کا ایسا فتنہ چھوڑا جو آج تک تفریق و انتشار کا سبب بن رہا ہے۔ اسماعیل دہلوی دیوبندی نے ۱۲۴۰ھ ۱۸۲۵ء میں تقویۃ الایمان لکھی حضرت شاہ عبدالقادر محدث دہلوی اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے تلمذ خصوصی (خاص شاگرد) حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمہ نے ۱۲۴۰ھ ۔مطابق ۱۸۲۵ء میں 'تقویۃ الایمان' کی رد میں 'تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ' (سرکشی کے ابطال میں فتویٰ کی تحقیق) لکھی۔ 'تقویۃ الایمان' کے چھپتے ہی اُس وقت مختلف زبانوں میں اور مختلف علاقوں میں ۲۵۰ (ڈھائی سو) سے زائد تردیدی کتب اس کتاب کے رد میں علمائے کرام نے تحریر فرمائی۔ سواد اعظم سے ہٹ کر یہ وہ پہلی آواز تھی جو برصغیر میں گونجی جسے شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تحریک کی بازگشت کہا جا سکتا ہے۔ ہندوستان کی سرزمین پر ابھی امام اہلسنت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ اور ابھی دارالعلوم دیوبند کا وجود بھی نہیں تھا کہ اسماعیل دہلوی کے رُوپ میں وہابیت نے سر اُٹھایا۔ برصغیر کی خاموش اور پرسکون فضاء میں سب سے پہلے اسماعیل دہلوی کی 'تقویۃ الایمان' نے لوگوں کو چونکا دیا۔ بعض لوگ سُنّی اور وہابی اختلافات کو مولانا احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ انتہائی غلط اور برصغیر

کی مذہبی تاریخ سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ برصغیر میں اصل اختلافات اور فتنوں کا آغاز اسماعیل دہلوی کی 'تقویۃ الایمان' (۱۲۴۰ھ۔ ۱۸۲۵ء) سے ہوا۔

تبلیغیوں اور دیوبندیوں کا اقرارِ وہابیت :

اسماعیل دہلوی نے ہندوستان میں وہابیت کی داغ بیل ڈالی اور ابن عبدالوہاب نجدی کی 'کتاب التوحید' کا ترجمہ 'تقویۃ الایمان' کے نام سے شائع کیا' اس کے علاوہ 'صراط مستقیم' کتاب لکھ کر بھی وہابیت کو فروغ دیا۔ تھانوی جی کو وہابی ہونے پر فخر و ناز ہے لکھتے ہیں :

> ' بھائی ! یہاں وہابی رہتے ہیں یہاں فاتحہ کے لئے کچھ مت
> لایا کرو '(اشرف السوانح جلد اول)

رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ بھی موجود ہے کہ :

> 'محمد ابن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں اُن کے
> عقائد نہایت عمدہ تھے' (فتاویٰ رشیدیہ)

> 'ہم بڑے سخت وہابی ہیں' (سوانح مولانا یوسف/۱۹۲)

زکریا جی' لکھتے ہیں

> 'مولوی صاحب میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں'
> (سوانح مولانا یوسف صـ۱۹۳)

تبلیغی جماعت کی تحریک

الحمدللہ ہمارا دین اسلام ہے ہم مسلمان ہیں اور ہمارا مذہب اہل سُنّت و جماعت ہے۔ دین اسلام میں عقائد جڑ ہیں اور اعمال شاخیں۔ جس طرح درخت کی جڑ کٹ جائے یا خراب ہوجانے سے شاخیں مُرجھا کر فنا ہوجاتیں ہیں اسی طرح عقائد کے نہ ہونے یا بگڑ جانے سے اعمال خراب و برباد ہوجاتے ہیں اس لئے اعمال سے پہلے عقائد کا صحیح و درست ہونا بہت ضروری ہے۔ اسلام کے سارے عقائد کی بنیاد ہی ذاتِ رسول اکرم ﷺ ہے۔ حضور ﷺ کو رسول مان لینے کے بعد ہی قرآن اور تمام اسلامی احکام، جنہیں لے کر رسول خاتم ﷺ مبعوث ہوئے تسلیم کئے جاتے ہیں۔

آج ہم اور آپ جس دورِ پُرفتن سے گذر رہے ہیں بڑا ہی دردناک ہے۔ منافقین نئے نئے طریقوں سے اسلام کے قلعہ پر بمباری کر رہے ہیں۔ ڈاڑھی، پائجامہ، نماز، روزہ کی آڑ میں رئیس المنافقین عبداللہ ابن ابی کی بانسری بجا رہے ہیں۔

بیک وقت منافقین کی تمام جماعتوں کا متحدہ محاذ بانی اسلام محمد رسول اللہ ﷺ کی عظمت پر بھرپور وار کر رہا ہے۔ ہر جگہ رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ مقدس موضوع بحث نبی ہوئی ہے خصوصاً علمِ غیب رسول، نورانیت و بشریتِ رسول، توسلِ نبی، شفاعت رسول، حیات النبی، اختیارات النبی، سماعت رسول، حاضر و ناظر، نور محمدی پر بھرپور حملے کئے جا رہے ہیں اچھی طرح یاد رکھئے کہ رسول اکرم ﷺ کی ذات بحث و مباحثہ کے لئے نہیں ہے بلکہ مان لینے کے لئے ہے۔ سرور کائنات ﷺ کا دامن تھامنے کے لئے ہے، کھیلنے کے لئے نہیں۔

آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ شہروں اور دیہاتوں کے مساجد میں پیش امام کے سلام پھیرتے ہی کچھ لوگ کھڑے ہوجاتے ہیں اور نمازیوں سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ نماز کے بعد کچھ دیر کے لئے مسجد میں ہی بیٹھ جائیں تا کہ ہم مل جل کر اللہ اور رسول کی باتیں کر سکیں۔ پھر نماز کے بعد اُن میں سے کوئی صاحب تبلیغی نصاب (فضائل اعمال) نامی

کتاب پڑھتا ہے اور پھر چند افراد پر مشتمل یہ گروہ گلی کوچوں میں گھوم کر تبلیغ کرتا ہے۔ ابتدائی طور پر تبلیغی جماعت کے جو پروگرام پیش کئے جاتے ہیں وہ کچھ اس طرح ہے کہ :

☆ لوگوں سے کلمہ پڑھوا کر اللہ جل شانہ کا ذکر کیا جائے۔
☆ انہیں مسجد میں جمع کر کے اللہ کی باتیں کی جائیں۔
☆ اُن کو نماز کا پابند بنایا جائے اور دیگر مسلمانوں میں تبلیغ کرنے پر آمادہ کیا جائے۔

ظاہر ہیکہ ان مقاصد سے کسی کو اختلاف نہیں ہوسکتا۔ ۔ تبلیغی جماعت کی یہ باتیں صرف دکھانے کے لئے ہوتی ہیں اُن کے ذہن میں کچھ اور ہی پروگرام ہوتا ہے۔ تبلیغی جماعت دراصل دین کے نام پر مسلمانوں کو بے دین بنانے والی ایک نہایت چالاک جماعت ہے کلمہ اور نماز کے نام پر مسلمانوں کو اپنے رسول کی طرف سے بدعقیدہ بنانا، اولیاء اللہ کی عظمت گھٹانا اور مذہب اہل سُنّت کو مٹا کر دُنیا میں وہابیت پھیلانا تبلیغی جماعت کا بنیادی نصب العین ہے۔ چلہ، گشت اور چلت پھرت کا طریقہ انہوں نے اسی لئے نکالا ہے کہ حق پرست مسلمانوں کا ذہن تبدیل کرنے کے لئے سفر کی حالت میں انہیں تنہائی اور اعتماد کے لمحے میسر آسکیں۔ نیک دل مسلمان اپنی سادہ لوحی سے ایمان کے ان رہزنوں کو دین کا خادم سمجھتے ہیں جو بستر اُٹھا کر 'تبلیغی گشت' کرتے ہیں اور قرآن وحدیث کی جگہ 'تبلیغی نصاب' کی تلاوت کراتے پھرتے ہیں۔ روزمرہ کے مشاہدات سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ کوئی جماعت یا فرد اگر بظاہر اچھی اور میٹھی باتیں کرے، اور نیک مقاصد کا اظہار کرے تو یہ ضروری نہیں کہ ہم بغیر سوچے سمجھے اور بغیر پَرکھے اُس کے ساتھ ہو جائیں بلکہ ہمیں پوری تحقیق کر کے یہ دیکھ لینا چاہیے کہ کہیں وہ رہبر کے لباس میں رہزن تو نہیں ہے۔ پیغمبروں کی شان میں گستاخی کر کے نماز روزہ کی تلقین ایک بہت بڑا دھوکہ ہے عوام ہوشیار رہیں انبیائے کرام کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والا مسلمان ہی نہیں رہتا۔

بانی تبلیغی جماعت الیاس (بڑے حضرت جی) کی تعلیمات

اب آپ تبلیغی جماعت کا حقیقی روپ اُن ہی کی کتابوں کی روشنی میں ملاحظہ فرمایئے‘ کسی بھی مذہب یا تحریک کے مقاصد معلوم کرنے کا اہم ترین ذریعہ اُس تحریک کے بانی اور اکابرین کی کتابوں سے ہوتا ہے۔ تبلیغی جماعت کے بانی الیاس جی ہیں‘ اُن کے علاوہ یوسف کاندھلوی‘ زکریا جی‘ منظور نعمانی تبلیغی جماعت کے اہم ستون تصور کئے جاتے ہیں۔ تبلیغی جماعت کے اکابرین میں اسماعیل دہلوی‘ اشرف علی تھانوی‘ رشید احمد گنگوہی‘ قاسم نانوتوی وغیرہ شامل ہیں ۔۔ بانی تبلیغی جماعت الیاس جی لکھتے ہیں کہ :

> ’حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت بڑا کام کیا ہے بس میرا دل چاہتا ہے کہ تعلیم تو اُن کی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا ہو‘ کہ اس طرح اُن کی تعلیم عام ہو جائے گی‘ (ملفوظات مولانا الیاس)

اسی طرح دوسری جگہ الیاس جی لکھتے ہیں کہ :

> ’’حضرت گنگوہی (رشید احمد گنگوہی) اس دور کے قطب ارشاد اور مجدد تھے‘‘ (ملفوظات الیاس)

یہی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ اسماعیل دہلوی کی کتاب ’تقویۃ الایمان‘ کا ہر گھر میں رکھنا عین اسلام ہے۔

قاسم نانوتوی مدرسہ دیوبند کے غاصبانہ بانی ہیں جہاں سے برصغیر کے مسلمانوں کے قلوب سے عشقِ مصطفیٰ ﷺ کا جذبہ ختم کرنے کی تحریک شروع ہوئی۔

تبلیغی جماعت جیسی رسوائے زمانہ تحریک سے اب پوری دُنیائے اسلام اچھی طرح واقف ہوتی جارہی ہے اس جماعت کا پس منظر اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں کہ مسلمانوں کے دِلوں سے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی عقیدت و محبت کا جذبہ چھین لیا جائے اور اولیاء اللہ

بزرگانِ دین اور سادات کرام کی عزت وعظمت سے دِلوں کو خالی کر دیا جائے۔ اس فتنہ سامانی کا سب سے بڑا ہتھکنڈہ شرک وبدعت کا کھوکھلا نعرہ ہے چنانچہ ایسے جملہ مراسم ومعمولات جن میں رسول خدا ﷺ سے عقیدت ومحبت کی جھک نظر آئے یا اولیاء اللہ کی عزت وحرمت کی بُو ملے اُن پر شرک وبدعت کی چھاپ لگانا تبلیغیوں کا بنیادی مقصد ہے۔

ارباب فکر واہل نظر سے مخفی نہیں کہ تبلیغی جماعت جو بستی بستی‘ قریہ قریہ‘ کوچہ کوچہ مسلمانوں کو کلمہ پڑھواتے پھرتی ہے وہ دراصل سب کو مشرک سمجھتی ہے ورنہ کیا وجہ ہے کہ وہ مسلمان کو کلمہ پڑھوا کر دوبارہ مسلمان بنائے؟ بانی تبلیغی جماعت الیاس جی کہتے ہیں :

> ’میں قسم سے کہتا ہوں کہ یہ تحریک صلوٰۃ (نماز کی تحریک)
> نہیں بلکہ ایک نئی قوم پیدا کرنی ہے‘ (دینی دعوت)

ظاہر ہے کہ جب نئی قوم پیدا کرنا ہو تو اُن میں کوئی نبی بھی ہو۔ اسکے دعوے میں مکاتیب الیاس میں لکھتے ہیں کہ :

> ’اگر حق تعالیٰ کسی کام کو لینا نہیں چاہتے تو چاہے انبیاء بھی
> کتنی کوشش کریں تب بھی ذرّہ نہیں ہل سکتا اور اگر کرنا
> چاہیں تو تم جیسے ضعیف سے بھی وہ کام لے لیں جو انبیاء
> سے بھی نہ ہو سکے‘ (مکاتیب الیاس ۱۰۷‘۱۰۸)

اس عبارت میں انبیاء کے مقابلے پر اپنے تبلیغی کارکنوں کی برتری کا جذبہ کارفرما ہے۔ دین کا وہ کون سا کام ہے جو خدا کی مشیت کے بغیر وجود میں آتا ہو؟ اس اہانت آمیز پیرایہ کا مقصد سوا اس کے اور کیا ہوسکتا کہ جن انبیائے کرام کا حلقہ تبلیغ سالہا سال کی جدوجہد کے بعد بھی چند افراد سے آگے نہ بڑھ سکا اُن کے مقابلے پر آج کے اُن تبلیغی کارکنوں کی برتری

ثابت کی جائے جو اپنے تئیں ایک عالم کو ہدایت یاب بنا چکے ہیں اور اس کے بعد انھیں اس ہلاکت خیز نخوت میں مبتلا کر دیا جائے کہ جو کام انبیاء سے بھی نہ ہو سکا وہ کام ہم کر گزرے ۔

الامان والحفیظ ! کارکنوں میں گستاخیِ رسول کا کیسا مکروہ جذبہ پیدا کیا جا رہا ہے اور یہ کوئی اتفاقی جملہ نہیں ہے بانی تبلیغی جماعت الیاس جی کے شیخ الاسلام حسین احمد ٹانڈوی نے بھی یہی بات کہی ہے :

> پیغمبر کو عمل کی وجہ سے فضیلت نہیں، عمل میں تو بعض اُمتی پیغمبر سے بھی بڑھ جاتے ہیں‘ (رسالہ مدینہ بجنور جولائی ۱۹۵۸ء)

> آپ نے (مولوی الیاس نے) فرمایا کہ اللہ کا ارشاد ﴿ **كنتم خير امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر** ﴾ کی تفسیر خواب میں القا ہوئی کہ تم مثل انبیاء کے لوگوں کے واسطے ظاہر کئے گئے ہو (ملفوظات الیاس)

دیکھ رہے ہیں آپ ! کتنے مسلح طریقے پر پیغمبرانہ منصب کی طرف پیش قدمی کی گئی ہے تقریباً چودہ سو برس سے دنیائے اسلام میں یہ آیت پڑھی جا رہی ہے سب نے اس کا مفہوم یہی سمجھا ہے کہ یہ آیت کریمہ اُمت محمدی کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ تم بہترین اُمت ہو، تمہارا فرض منصبی یہ ہے کہ تم لوگوں کو بھلائی کی طرف بُلاؤ اور بُرائی سے روکو ۔ لیکن چودہ سو برس کے بعد آج پہلی بار یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ معاذ اللہ یہ آیت کریمہ الیاس جی (بانی تبلیغی جماعت) کی شان میں نازل ہوئی ہے اور اس کا تفسیری مفہوم یہ ہے کہ الیاس جی مثل انبیاء علیہم السلام کے لوگوں کے واسطے ظاہر کئے گئے ہیں ۔

خدا کی پناہ ! آدمی جب شقاوت پر اُتر آتا ہے تو کیسی کیسی لرزا دینے والی جسارتیں کرتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے مثل لوگوں میں ظاہر کئے جانے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔

> ایک بار فرمایا (الیاس جی نے) کہ خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے بعض کو خواب میں ایسی ترقی ہوتی ہے کہ ریاضت ومجاہدے سے نہیں ہوئی کیونکہ اُن کو خواب میں علوم صحیحہ القا ہوتے ہیں جو نبوت کا حصہ ہے' پھر ترقی کیوں نہ ہو۔ علم سے معرفت بڑھتی ہے اور معرفت سے قرب بڑھتا ہے اسی لئے ارشاد ہے **قل رب زدنی علما** پھر فرمایا آج کل خواب میں مجھ پر علوم صحیحہ کا القا ہوتا ہے اس لئے کوشش کرو کہ مجھے نیند زیادہ آئے۔ (ملفوظات الیاس)

تبلیغی جماعت کا موجودہ طریقہ تبلیغ اگر انبیاء اور صحابہ کا طریقہ ہوتا تو یہ قرآن وحدیث کے ذریعہ معلوم کیا جا سکتا تھا خوابوں کے ذریعہ نہیں ۔۔خواب پر کسی دینی کام کی بنیاد وہی رکھ سکتا ہے جو قرآن وحدیث کی رہنمائی سے بے نیاز ہوجائے۔ اب آگے چل کر نبوت کا اعلان ہورہا ہے :

> 'حق تعالیٰ کو وہ کام لینا ہے جو نبیوں سے لیا جاتا ہے'
> (سوانح قاسمی/۵۹)

جب بانی تبلیغی جماعت مثل انبیاء علیہم السلام اور تبلیغی کارکنوں کا کام نبیوں والا ہے تو ضرور اُن میں وہ خصوصیات پائی جانی چاہیے جو نبیوں میں مشترک ہوں یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام کا تشریف لانا' ظہور معجزات' غیب کی باتیں بتانا ...... وغیرہ۔ فرمائیے کس تبلیغی مولوی کے یہاں حضرت جبرئیل علیہ السلام آتے ہیں اور کس سے معجزات کا ظہور ہورہا ہے؟

اسمٰعیل دہلوی (مقتول) کی تعلیمات

> ’حالتِ نماز میں حضرت محمد ﷺ کی طرف خیال لے جانا اپنے گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے۔۔ حضور کا خیال آتے ہی نماز فاسد ہوجائے گی اور نمازی بھی فعل شرک کا مرتکب قرار پائے گا‘ (صراط مستقیم)

جب تبلیغی جماعت کے عقیدے میں بحالتِ نماز حضور ﷺ کا خیال لانا شرک ہے تو وہ نماز کی تبلیغ سے کس طرح عہدہ برآ ہوگی؟ کیونکہ نماز میں **التحیات** کا پڑھنا واجب اور اُسے پڑھتے وقت جب نمازی **السلام عليك ايها النبى** کہے گا تو ظاہر ہے کہ نبی کا خیال آئے گا۔ اب اس کی دو ہی صورتیں ہیں یا تو تعظیم کے ساتھ آئے گا یا تحقیر کے ساتھ۔ اگر تعظیم کے ساتھ آیا تو دیوبندی مذہب پر شرک ہوگیا‘ اور توہین کے ساتھ آیا تو نبی کی توہین متفقہ طور پر کفر ہے۔

اب اس مشکل سے بچنے کے لئے دو ہی صورتیں ممکن ہیں یا تو نماز میں یک لخت التحیات چھوڑ دی جائے لیکن مشکل یہ ہے کہ اس کا پڑھنا واجب ہے اور واجب کے ترک سے نماز ہی نہیں پوری ہوتی۔ اب دوسری صورت یہ ہے کہ التحیات تو پڑھی جائے لیکن حضور پاک صاحبِ لولاک ﷺ کا خیال ہی دل میں نہ لایا جائے مگر پھر مشکل یہ ہے کہ اس سلسلے میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ارشاد نمازیوں کو متنبہ کرتا ہے **اُحضر فى قلبك النبى** ﷺ **وقل السلام عليك** یعنی پہلے اپنے دل میں نبی ﷺ کو جلوہ گر تصور کرو تب کہو **السلام عليك ايها النبى**۔ غرض کسی صورت میں بھی تبلیغی جماعت والوں کے لئے نماز کی ادائیگی سے عہدہ برآ ہونا ممکن نہیں ہے۔ بجز اس کے کہ وہ اپنے عقیدے سے تائب ہوجائیں۔

> ’ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا‘ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے‘ (تقویۃ الایمان)

بدمذہب خبیث کے نزدیک چمار کی عزت‘ اللہ تعالیٰ کے محبوبوں سے زیادہ ہے۔ اس کفریہ عبارت پر خود عامر عثمانی دیوبندی کا بیان ملاحظہ فرمایئے:

> ’کیا اس کا صاف مطلب یہ نہیں کہ اولیاء وصلحاء تو ایک طرف رہے‘ تمام انبیاء ورُسل اور خاتم النبیین ﷺ بھی اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں؟ کیسا خطرناک اندازِ بیان ہے! کتنے لرزہ دینے والے الفاظ ہیں‘ (تجلی فبروری ۱۹۵۷)

> ’بندے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خبر ہیں اور نادان‘ ایسے عاجز لوگوں کو پُکارنا محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص (خدا) کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت کیجئے‘ (تقویۃ الایمان)

کیا دیوبندی‘ وہابی‘ تبلیغی مذہب کے سوا اللہ کو شخص اور انبیاء اولیاء کو بے خبر‘ نادان‘ بے حواس‘ ناکارے کہنے کا کوئی مسلمان تصور کرسکتا ہے؟

> ’حضور نے فرمایا کہ میں بھی مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں‘
>
> (تقویۃ الایمان)

> ’جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک ومختار نہیں‘ (تقویۃ الایمان)

> ’اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں حکمِ کُن سے چاہے تو کروڑوں نبی‘ ولی‘ جنّ اور فرشتے‘ جبرئیل اور محمد ﷺ کے برابر پیدا کرڈالے‘ (تقویۃ الایمان)

خدا کی عظمتِ شان سے کس کافر کو انکار ہوسکتا ہے؟ وہ تو تبلیغی و دیوبندی افراد کے نصیب‘ انبیاء کو خدا کی عظمت وشان کے نشانے پر رکھے بغیر کیا خدا کی عظمت وشان کے اظہار کا کوئی دوسرا پیرایہ نہیں ہوسکتا ۔۔یا۔۔ یہ بھی کہا جاسکتا تھا کہ اس شہنشاہ کی تو یہ

شان ہے کہ آن میں ایک حکمِ کُن سے چاہے تو سارے تبلیغی دیو بندی مولویوں کو روسیاہ بندر بنا دے یا خنزیر کی شکل میں تبدیل کر کے اُسے جہنم کا کندہ بنا دے ۔۔ کہنے کی نیّت دیکھی جاتی ہے۔

> ’حضور کی تعظیم بڑے بھائی کے برابر کرنا چاہیے کیونکہ آپ بھی انسان ہیں‘ (تقویۃ الایمان)

> ’انبیاء، اولیاء، امام، امام زادے، پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب ہیں وہ سب انسان ہیں ...... اور بندے عاجز ہمارے بھائی‘ (تقویۃ الایمان)

> ’روضہ مطہرہ کا فقط زیارت کے لئے سفر کرنا شرک ہے‘ (تقویۃ الایمان)

> ’انبیاء کی تعریف بشر کی سی کرو، سو اُس میں بھی کمی کرو‘ (تقویۃ الایمان)

> ’محمد رسول اللہ ﷺ کی تو اُس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ مارے دہشت کے بے ہوش ہو گئے‘ (تقویۃ الایمان)

> ’رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا‘ (تقویۃ الایمان)

> ’خدا تعالیٰ مکر بھی کرتا ہے لکھا ہے اللہ کے مکر سے ڈرنا چاہیے‘ (تقویۃ الایمان)

> ’غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے‘ (تقویۃ الایمان)

گویا اللہ تعالیٰ کا علم قدیم و لازم نہیں، چاہے تو دریافت کر لے، چاہے تو بے علم رہے، اور اُس کے لئے غیب، غیب ہی رہے (العیاذ باللہ) یہ ہیں اُن لوگوں کے نعرے توحید کے کرشمے، اللہ کے علم قدیم کا انکار، زماں و مکاں، جھوٹ و مکر کا اثبات۔

رشید احمد گنگوہی کی تعلیمات

> ‘رسول اللہ ﷺ کی محفلِ میلاد بہر حال ناجائز ہے’
>
> (فتاویٰ رشیدیہ صـ ۲۶)

محفلِ میلاد کے انعقاد کا مقصد دینی مسائل کی تبلیغ، خدا ورسول کے ساتھ بندوں کو وابستہ رکھنے کے لئے ترغیب دینا اور خیر وحسنات کے سرچشموں کی طرف لوگوں کو دعوت دینا ہوتا ہے۔ بدمذہب وہابیوں کے پیش نظر اگر دین کا مفاد ہوتا تو محفلِ میلاد کے سوال پر لڑنے کی بجائے اُسے اپنی رگِ جاں کی طرح عزیز رکھتے۔

> ‘ محرم میں ذکرِ شہادتِ حسین رضی اللہ عنہ کرنا اگر بہ روایت صحیحہ ہو سبیل لگانا، شربت پلانا، چندہ سبیل وشربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہے (فتاویٰ رشیدیہ)

> ‘غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی گیارہویں کا کھانا حرام ہے’
>
> (فتاویٰ رشیدیہ صـ ۴۳۲)

لیکن اس کے برعکس اسی فتاویٰ رشیدیہ میں رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے کہ ہندو جو پیاؤ لگاتے ہیں اُس کا پانی پینا جائز ہے۔

> ‘ ہندو تہوار ہولی یا دیوالی کی کھیلیں پُوری کھانا دُرست ہے’ (فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صـ ۱۰۷)

> **' عیدین میں معانقہ کرنا (بغلگیر ہونا ' گلے ملنا)**
>
> **بدعت ہے'** (فتاویٰ رشیدیہ)

احادیث کی روشنی میں بدعتی کی سزا جہنم ہے ۔ اگر رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ صحیح مان لیا جائے تو عید تو کیا ہوئی مسلمانوں کے لئے مصیبت ہوگئی کہ ہر سال لاکھوں مسلمان جہنمی بن جائیں ۔ خود تبلیغی جماعت والے بھی عید کے روز گلے ملنے سے اُن کے سارے تبلیغی گشتوں کا ثواب چلا جاتا ہے اور بقول گنگوہی جی وہ جہنم کے مستحق قرار پاتے ہیں ۔

> ' حضور ﷺ نہیں جانتے کہ کیا کیا جائے گا میرے ساتھ اور
>
> تمہارے ساتھ' (فتاویٰ رشیدیہ)

> **' لفظ 'رحمۃ للعالمین' صفتِ خاصہ رسول اللہ نہیں ہے ۔**
>
> (فتاویٰ رشیدیہ جلد دوم)

یعنی حضور اکرم ﷺ کے علاوہ بھی کسی کو رحمۃ للعالمین لکھا جا سکتا ہے ۔ نعوذ باللہ ۔

اور حیرت کی بات یہ ہے کہ اپنے مولویوں کو بھی رحمۃ للعالمین قرار دے لیتے ہیں جیسا کہ اشرف السوانح کا مصنف تھانوی صاحب کے متعلق لکھتا ہے :

> ' حضرت والا (تھانوی) کی سراپا شخصیت بر ملا مبالغہ **وکفیٰ باللہ شہیدا** وہ لقب صادق آتا ہے جس سے حضرت گنگوہی نے شیخ العرب والعجم حاجی صاحب (یعنی پیر و مرشد) کو بعد وفات حضرت حاجی ممدوح یاد فرمایا تھا یعنی بار بار فرماتے تھے ہائے رحمۃ للعالمین ہائے رحمۃ للعالمین'
>
> (اشرف السوانح جلد۲ صـ ۱۵۳)

خدا کی پناہ ! رسُول مقبول، ہادی السُّبل، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین بالمؤمنین رؤف الرحیم، صاحب لولاک، امام الانبیاء، سید المرسلین، سلطانِ دارین، محبوب کبریاء، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی شانِ یکتائی پر اس سے زیادہ سنگین حملہ اور کیا ہوسکتا ہے؟ چودہ سو برس سے ساری اُمّت کا یہ متفقہ عقیدہ رہا ہے کہ خدائے پاک نے قرآن میں سرور کائنات ﷺ کو رحمۃ للعالمین کے لقب سے جو موصوف کیا ہے وہ انہی کے ساتھ خاص ہے۔ اب کائنات میں کوئی دوسرا رحمۃ للعالمین نہیں ہوسکتا۔

مفتی محمد حسین، تھانوی جی کے خلیفہ اعظم تھے اُن کے انتقال پر ایبٹ آباد کے دیوبندی مہتمم مدرسہ لکھتے ہیں :

> ‘ آج نماز جمعہ پر یہ خبر جانکاہ سن کر دل حزیں پر بیحد چوٹ لگی کہ ‘رحمۃ للعالمین’ دنیا سے سفر آخرت فرما گئے’
>
> (تذکرہ حسن بحوالہ تجلی دیوبند، نور کرن فبروری ۱۹۶۳ء)

اللہ تعالیٰ رب العٰلمین ہے اور حضور نبی کریم ﷺ، رحمۃ للعالمین ہیں۔ جس جس چیز کے لئے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت ہے اُس اُس چیز کے لئے حضور ﷺ رحمت ہیں۔

صحابہ کرام کی تکفیر کرنے والا سُنّت جماعت سے خارج نہیں :

> ‘جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے (کافر قرار دے) وہ ملعون ہے ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب سُنّت جماعت سے خارج نہ ہوگا’ (فتاویٰ رشیدیہ)

حالانکہ اگر کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کو کافر کہے تو وہ خود کافر ہوجاتا ہے لیکن افسوس کہ رشید احمد گنگوہی، صحابہ کرام کی دشمنی میں اس قدر ضدی ہوگئے ہیں کہ صحابہ کرام کو کافر کہنے والے کو سُنّت جماعت سے خارج بھی نہیں کہتے۔ اب آپ ہی انصاف سے کہے کہ رشید

احمد گنگوہی کا یہ سیاہ کارنامہ ایک حق پرست مسلمان کو لرزا دینے کے لئے کافی ہے یا نہیں؟ کون بدنصیب مسلمان ہے جو ایمان کی غیرت رکھتے ہوئے صحابہ کرام کے اسلام پر اس ناپاک حملے کو برداشت کر سکے گا۔

حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے:

> ’ سن لو ! کہ حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانے میں ہدایت ونجات موقوف ہے میری اتباع پر‘ (تذکرۃ الرشید جلد دوم)

یہ وہ دعویٰ ہے جو صرف نبی کریم کرتے رہے ہیں‘ لیکن رشید احمد گنگوہی اپنے متعلق یہ دعویٰ کر رہے ہیں۔۔ کیوں؟ یہ فیصلہ قارئین خود فرمالیں۔

رسول اللہ ﷺ پر الزام شرک (معاذ اللہ)

> ’ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **من حلف بغير الله فقد اشرك** حلف بغیر اللہ کو شرک فرمایا اور خود حدیث میں حلف بغیر اللہ آپ کے کلام میں منقول ہے مثلاً **وابيك لتبنان** مسلم میں موجود ہے۔ سو بولو پہلے تو ابوالبشر میں تردد تھا‘ اب تو لینے کے دینے پڑ گئے کہ خود فخر دو عالم علیہ السلام آپ ہی تو نہی فرماتے ہیں اور شرک ثابت کرتے اور خود اسی کام کو کیا‘ (لطائف رشیدیہ صـ ۱۴)

ایمان والو! بتاؤ کہ کیا اس سے بڑھ کر حضور ﷺ کی اور توہین ہوسکتی ہے کہ آپ کو شرک کرنے والا لکھ دیا اور اسی پَردہ میں حضور اقدس ﷺ کو مشرک بنا دیا کہ شرک کا مرتکب مشرک ضرور ہوگا۔ تو کیا ایسی گندی گستاخی کرنے والا کافر و مرتد نہ ہوگا۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

دیوبندیوں تبلیغیوں وہابیوں کے مجدد و محدث (رشید احمد گنگوہی) کے یہ گندے کفری عقیدے ہیں اور سارے دیوبندی اسکو صحیح و درست مانتے ہیں تو اس کفری عقیدے کو درست ماننے والے بھی کافر و مُرتد ہوئے یا نہیں؟

حضور ﷺ کے علم سے زیادہ شیطان کا علم (نعوذ باللہ)

> ’ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علمِ محیط زمین کا فخر کالم کو ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر دو عالم کی وسعتِ علم (زیادتی علم) کی کونسی نص قطعی ہے جس سے ایک شرک ثابت کرتا ہے‘
>
> (براہین قاطعہ صـ۵۱)

تبلیغیوں اور دیوبندیوں کے ہاں شیطان کی زیادتِی علم تو نصِ قرآنی سے ثابت ہے مگر حضور ﷺ کے زیادتی علم کے لئے قرآن میں کوئی نص نہیں! یہ عبارت شیطان نوازی کی آئینہ دار ہے۔ اس پر تماشہ یہ کہ شیطان کے لئے اگر علم کی زیادتی ثابت کی جائے تو اُن کے ہاں عینِ ایمان اور توحیدِ خالص رہے لیکن اگر محبوب کبریاء سرور کائنات ﷺ کے لئے علم کی وسعت، زیادتی ثابت کی جائے تو وہ شرکِ خالص بن جائے۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اُن کا جذبہ بغض و عناد اپنے حدود سے کس حد تک متجاوز ہو چکا ہے۔

قاسم نانوتوی (بانی دارالعلوم دیوبند) کی تعلیمات

عمل میں اُمتی اپنے انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں (نعوذ باللہ)

> ’انبیاء اپنی اُمت میں اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رہا عمل، تو اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں‘ (تحذیر الناس)

دارالعلوم دیوبند کے غاصبانہ بانی قاسم نانوتوی نے اُمتی کو عمل میں انبیاء سے بڑھا دیا اور رشید احمد گنگوہی میں شیطان کو علم میں رسول اللہ ﷺ سے زیادہ بتا دیا (لاحول ولاقوۃ)

حضور ﷺ کے بعد نبی آ بھی جائے تو خاتمیت میں فرق نہیں آئے گا (نعوذ باللہ)

> ’عوام کے خیال میں تو رسول صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابقین کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں‘ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدّم یا تاخّر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں **ولکن رسول الله وخاتم النبيين** فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی کوئی اور نبی آ بھی جائے تو اس سے خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں پڑے گا (تحذیر الناس)

قاسم نانوتوی کی اس عبارت کو قادیانی بھی بطور حوالہ پیش کرتے ہیں کہ اگر بالفرض کسی نبی کے آنے سے خاتمیتِ محمدی میں فرق نہیں پڑتا‘ تو مرزا غلام احمد کے آنے سے کیا فرق پڑے گا؟ قاسم نانوتوی نے نبوت کا دروازہ کھولا اور مرزا غلام احمد قادیانی داخل ہوگیا۔ قاسم نانوتوی کی ان عبارتوں سے بڑے حضرت جی‘ الیاس (بانی تبلیغی جماعت) کی بھی بڑی حوصلہ افزائی ہوئی کہ وہ خود کو مثل انبیاء سمجھ بیٹھے۔

تحذیر الناس کی مفصل عبارت اور اُس پر مدلل نقد و نظر ملاحظہ کرنے کے لئے حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کا رسالہ ’نظریہ ختم نبوت اور تحذیر الناس‘ ضرور ملاحظہ فرمایئے۔ یہ مقام تفصیلات کا متحمل نہیں۔

تحذیر الناس کے ذریعہ قاسم نانوتوی نے یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ آیت کریمہ میں خاتم النبیین کا یہ معنیٰ سمجھنا کہ حضور اقدس ﷺ سب سے پچھلے نبی ہیں یہ تو ناسمجھ لوگوں کا خیال ہے۔ سمجھ دار لوگوں کے نزدیک یہ معنیٰ غلط ہیں کیونکہ زمانہ کے لحاظ سے سب سے پہلے

یا سب سے پیچھے ہونا اپنے اندر بالذات کوئی فضیلت نہیں رکھتا۔ اب تک تمام اگلے پچھلے اولیاء، علماء اور عوام اہل اسلام کا اس بات پر اجماع و اتفاق ہے کہ آیت کریمہ میں خاتم النبیین کے صرف یہی معنی ہیں کہ حضور ﷺ سب سے پچھلے نبی ہیں۔ یہی معنٰی تمام ائمہ اسلام، صوفیاء عظام، متکلمین فخام، فقہائے اعلام اور مفسرین عالی مقام نے بتائے۔ یہی معنٰی صحابہ کرام نے تابعین کو سمجھائے بلکہ یہی معنٰی سیکڑوں حدیثوں سے ثابت ہے۔ الغرض خاتم النبیین کا یہی معنٰی مُراد لینا ضروریاتِ دین میں سے ہے لہذا جو شخص اس معنٰی کے علاوہ کوئی دوسرا معنٰی بتائے وہ شرعی اصطلاح میں کافر و مرتد ہے۔ قاسم نانوتوی نے اسی اجماعی اتفاقی معنٰی کا انکار کرتے ہوئے قرآن مجید، حدیث شریف اور لغت عربی کے خلاف خاتم النبیین میں خاتم کا ایک نیا معنٰی خاتم ذاتی گڑھا ہے۔ اس اعتراف کے ساتھ کہ یہ معنٰی آفرین خود انہی کی اپنی ذہنی کاوش کا نتیجہ ہے اس نئے معنٰی کو ثابت کرنے کے لئے تحذیر الناس میں پورا زُور لگا دیا ہے۔

نبی آخر الزماں حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں کوئی نبی تھا اور نہ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا ہوگا۔ منکر ختم نبوت بانی دار العلوم دیوبند محمد قاسم نانوتوی نے عقیدۂ ختم نبوت میں شکوک وشبہات پیدا کرنے اور ضرب لگانے کی مذموم کوشش کی ہے۔ قاسم نانوتوی نے حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد بھی دوسرے نبی کا امکان ظاہر کیا ہے عقیدہ ختم نبوت کا انکار کرتے ہوئے جھوٹی نبوت کا دروازہ کھولا اور نام نہاد اہلحدیث کے پَروَرْدہ اور ڈپٹی نذیر احمد کے تربیت یافتہ مرزا غلام احمد قادیانی کو داخل کر دیا۔

اشرف علی تھانوی کی تعلیمات

حضور ﷺ کا علم جانور، پاگل اور مجنون جیسا ہے (معاذ اللہ)

تھانوی جی نے حضور اکرم ﷺ کے علمِ غیب کو نہایت بے باکی سے بچوں، چوپائے، جانوروں، پاگلوں کے علم سے تشبیہ دی ہے۔ یہ بے ادبی وگستاخی اور توہینِ نبوت ہے جو موجبِ کفر ہے۔ اس گستاخی پر عالمِ اسلام کے سُنّی علماء (علمائے عرب وحجاز و برصغیر) نے اُن پر کفر کا فتویٰ لگایا۔

> ‘بعض امور غیبیہ میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع بہائم کے لئے حاصل ہے’ (حفظ الایمان/ ۷)

گویا جو علم جانور، پاگل، مجنون کا ہے ایسا ہی رسول کریم علیہ التحیہ والتسلیم کا بھی ہے (معاذ اللہ) اب تبلیغی اور دیوبندی بتائیں کہ جب تم علمِ نبی کے وارث ہیں اور تمہارے نبی کا علم جانور، پاگل، مجنوں جیسا ہے تو تم کو وراثت میں کون سا علم ملا؟ تمہارا علم بھی تو جانور والا ہی ہوگا۔

لااله الا الله تھانوی رسول الله (معاذ اللہ)

دار العلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کے رُکن احمد سعید اکبر آبادی اپنے ماہنامہ ‘برہان’ دہلی میں تھانوی صاحب کے متعلق لکھتے ہیں :

> ‘ایک مرتبہ کسی مُرید نے مولانا کو لکھا کہ میں نے رات خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ ہر چند کلمہ تشہد صحیح صحیح ادا کرنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن ہر بار ہوتا یہ ہے کہ **لااله الا الله** کے بعد **اشرف علی رسول الله** منہ سے نکل جاتا ہے’
>
> ظاہر ہے اس کا صاف اور سیدھا جواب یہ تھا کہ یہ کلمہ کفر ہے۔ شیطان کا فریب اور نفس کا دھوکہ ہے، تم فوراً توبہ کرو اور استغفار کرو، لیکن مولانا تھانوی صرف یہ فرما کر بات آئی گئی کر دیتے ہیں کہ تم کو مجھ سے غایت محبت ہے یہ سب کچھ اسی کا نتیجہ اور ثمرہ ہے (برہان۔ فبروری ۱۹۵۲ صـ ۱۰۷)

بات خواب پر ہی ختم نہیں ہوگئی بلکہ بیدار ہونے کے بعد بھی مرید کی زبان پر اُن کی نبوت کا اقرار بدستور جاری رہا، خواب کا واقعہ بیان کرنے کے بعد لکھتا ہے :

> ‘اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہوگیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر ناطاقتی بھی بدستور تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا ہی خیال تھا لیکن حالتِ بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا اِرادہ ہوا کہ اس خیال کو دِل سے دُور کیا جائے۔ بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی کہتا ہوں **اللھم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی** حالانکہ اب بیدار ہوں، خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں، مجبور ہوں، زبان اپنے قابو میں نہیں‘ (رسالہ الامداد مطبوعہ تھانہ بھون بابت شوال ۱۳۳۵ھ ص ۳۴)

اس واقعہ کا سب سے عبرتناک تماشا تو یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ ‘پیر مغاں‘ اس صریح کلمہ کفر پر اپنے مُرید کو سرزنش فرماتے، یہ حوصلہ افزا جواب لکھ بھیجتے ہیں:

> ‘اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہٖ تعالیٰ متبع سُنّت ہے‘ (الامداد صـ ۳۴)

قاسم نانوتوی نے نبوت کا دروازہ کھول رکھا ہے اس لئے یہاں تو ہر شخص مدّعی نبوت ہے۔ یہ واقعہ یقیناً کفر ہے اور اسی طرح کی کفر نواز تعلیمات کو تبلیغی جماعت نے مسلمانوں میں پھیلایا تو اُن کے ایمان واسلام کا کیا حشر ہوگا؟ حیرت ہے کہ اتنی کھلی ہوئی گمراہی کے بعد بھی تبلیغی جماعت کو اصرار ہے کہ وہ تھانوی صاحب کی ان تعلیمات کو مسلمانوں میں عام کرے گی۔

> ‘مُردے کا تیجہ، دسواں، بیسواں اور چالیسواں کرنا، عرس میں جانا، بزرگوں کی منّت ماننا، فاتحہ، نیاز، گیارہویں شریف وغیرہ متعارف طور پر کرنا، رواج کے موافق مولود شریف کرنا، تبرکات کی زیارت کے لئے عرس کا انتظام کرنا، شب براءت کا حلوہ پکانا یہ سب ناجائز ہے‘ (قصد السبیل)

اگر شب براءت کو حضور ﷺ کی پسندیدہ غذا حلوہ پکایا جائے’ خود بھی کھایا جائے اور فقراء ومساکین کو بھی کھلایا جائے تو اس میں کیا قباحت ہے؟ اسی طرح اگر مُردے کو ثواب پہنچانے کے لئے کسی دن بھی فاتحہ کرائی جائے تو اس میں کون سا شرک ہے؟ جب تھانوی جی کانپور کے مدرسہ جامع العلوم میں پڑھایا کرتے تھے تو ایک دن انہوں نے اہل محلّہ سے صاف صاف کہہ دیا کہ بھائی! یہاں وہابی رہتے ہیں یہاں فاتحہ کے لئے کچھ مت لایا کرو (اشرف السوانح)

پھولوں کا سہرا باندھنا بھی شرک وکفر ہے (معاذ اللہ)

> ’کسی کو دُور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اُس کو خبر ہوگئی’ کسی سے مُرادیں مانگنا’ کسی کے سامنے جھکنا یا تصویر کی طرح کھڑا رہنا’ سہرا باندھنا’ علی بخش’ حسین بخش’ عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا’ یوں کہنا کہ خدا اور رسول اگر چاہے تو فلانا کام ہوجائے گا ......ان باتوں کے کرنے سے ایک مسلمان کافر ومشرک ہوجاتا ہے’
>
> (بہشتی زیور حصہ اول)

تھانوی صاحب کی اسلاف صالحین سے ہٹ کر من مانی تشریح’ خود ساختہ اور دین وشریعت کے مزاج کے خلاف گھڑی ہوئی ان جاہلانہ باتوں کا تشفی بخش’ تفصیلی’ مدلل اور منہ توڑ جواب دیکھنا ہو تو ’جآء الحق’ اور ’حقیقتِ شرک’ کا ضرور مطالعہ کریں۔

تھانوی صاحب کے یہ ارشادات اگر حق بجانب تسلیم کرلئے جائیں تو ہندو پاک کے پچاس کروڑ مسلمانوں میں سے شاید ہی چند لاکھ افراد رہ جائیں گے جو مسلمان کہلانے کے مستحق ہوں ورنہ سارے کے سارے مسلمان یک لخت دائرۂ اسلام سے نکل جائیں گے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ تبلیغی جماعت مسلمانوں کو کلمہ پڑھا کر از سرِ نو مسلمان کرتی پھرتی ہے ورنہ ظاہر ہے کہ ایک کلمہ گو کو کلمہ پڑھانے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

نماز میں تھانوی صاحب کے خیال سے جی لگنا:

تھانوی صاحب اور تمام علمائے دیوبند کا یہ متفقہ عقیدہ ہیکہ :

> ’نماز میں زنا کے وسوسہ سے اپنی عورت کے ساتھ مجامعت کا خیال بہتر ہے اور پیر یا پیر کے مثل کوئی بزرگ گو یا رسول اللہ ہی ہوں اُن کا خیال کرنا بیل اور گدھے کے تصور میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے‘ (صراط مستقیم صـ۹۷)

یہ عقیدہ تو اُن حضرات کا حضور ﷺ کے تصور کے بارے میں ہے لیکن خود اپنے تصور کے بارے میں تھانوی صاحب کا فتویٰ ہے ذرا اُسے غور سے بھی ملاحظہ فرمالیں :

مولوی عبدالماجد دریا آبادی نے اُن سے دریافت کیا کہ نماز میں جب تک آپ کا تصور کرتا ہوں‘ نماز میں جی لگتا ہے ۔ یہ عمل محمود ہو تو تقویت فرمائی جائے ورنہ آئندہ احتیاط رکھوں گا۔ .... تھانوی صاحب نے جواب ارشاد فرمایا:

> ’محمود ہے جب کہ دوسروں کو اطلاع نہ ہو‘ (حکیم الامت صـ ۵۲)

’دوسروں کو اطلاع نہ ہو‘ والی بات تو اتنی سنسنی خیز ہے کہ اس ایک ہی جملے سے مذہبی دیانت کا سارا حال آشکار ہو جاتا ہے ۔ یہیں سے دل کی یہ چوری صاف پکڑی جاسکتی ہے کہ باہر توحید کے علمبردار بنے پھریئے اور گھر میں اپنی پرستش کرائیے ۔ اسی طرح کی ’رسول دشمن‘ اور ’مشرکانہ تعلیمات‘ مسلمانوں میں پھیلائی گئیں تو آخرت کی تباہی کے سوا مسلمانوں کے حصے میں اور کیا چیز آئے گی ؟

جذبہ ایمان کو درمیان میں رکھ کر فیصلہ کیجئے کہ ایک ہی بات رسول کے حق میں شرک ہے لیکن اپنے حق میں محمود ہے ۔

عقائد علمائے دیو بند

> ’ اللہ تعالیٰ کو زماں ومکاں سے پاک ماننا بھی بدعت ہے‘
>
> (ایضاح الحق صـ ۳۵)

گویا مخلوق کی طرح خالق بھی زماں ومکاں کا محتاج ہے (العیاذ باللہ)

> ’اللہ جھوٹ بول سکتا ہے اور ہر انسانی نقص وعیب اسکے لئے ممکن ہے‘
>
> (ایک روزہ صـ ۱۷)

> ’ مقبولین حق کے معجزہ وکرامت جیسے افعال بلکہ اُن سے زیادہ قوی واکمل کا وقوع طلسم وجادو والوں سے ممکن ہے‘
>
> (منصب امامت صـ ۹۸)

کیا محمود الحسن اور حسین احمد ٹانڈوی نور تھے؟

> ’ رسول اللہ ﷺ تو عام انسانوں کی طرح بشر تھے بلکہ مولانا عبدالشکور کی بولی میں وہ ایک معمولی انسان تھے‘
>
> (النجم جون ۱۹۳۷ء صـ ۵ کالم ۳)

مگر محمود الحسن اور حسین احمد ٹانڈوی......نور اور اس کی ضیاء اور چمک تھے۔

> ’شیخ الہند مولانا محمود الحسن ایک نور تھے تو شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی اس نور کی ضیاء اور چمک تھے‘ (شیخ الاسلام نمبر صـ ۱۴)

رسول اللہ ﷺ کے بارے میں اسمٰعیل دہلوی مقتول لکھتا ہے ’رسول مَر کر مٹی میں مِل گئے‘ (تقویۃ الایمان) لیکن حسین احمد مدنی مَر کر نور ہو گئے اور اُن کے ہر چہار طرف نور ہی نور ہے۔

فاضل دیو بند محمد اسحٰق صاحب نگینوی کا دعویٰ :

> ’ اب ہم دیکھتے ہیں کہ وہ عالمِ نور میں رہتے ہیں اُن کی آنکھوں میں نور ہے اُن کے داہنے نور ہے اُن کے بائیں نور ہے اُن کے چاروں طرف نور ہے وہ خود نور ہو گئے ہیں‘
>
> (شیخ الاسلام نمبر ۱۵ فبروری ۱۹۵۸ء صـ ۱۲ کالم ۴)

فیصلہ آپ کے ذمہ ہے۔ حضور انور ﷺ کو معمولی انسان اور مَر کر مٹی ہو گئے قرار دے رہے ہیں اور اپنے مولویوں کو نور، انسانیت سے بالا اور زندوں کے مثل قرار دے رہے ہیں۔

تھانوی جی کے پَر دادا کا قبر سے مٹھائیاں لانا :

تھانوی جی کے پَر دادا مرنے کے بعد زندوں کے مثل آتے اور ساتھ میں مٹھائیاں لاتے۔ جب بدنامی کے ڈر سے گھر والوں نے راز فاش کر دیا تو اُن کا مٹھائیوں کے ساتھ آنا بند ہو گیا۔ اشرف السوانح کا تقویۃ الایمان شکن انکشاف :

> ’ شہادت کے بعد ایک عجیب واقعہ ہوا۔ شب کے وقت اپنے گھر مثل زندوں کے تشریف لائے اور اپنے گھر والوں کو مٹھائیاں لا کر دی اور فرمایا کہ اگر تم کسی سے ظاہر نہ کرو گو تو اسی طرح روزانہ آیا کریں گے لیکن اُن کے گھر والوں کو یہ اندازہ ہوا کہ گھر والے جب بچوں کو مٹھائی کھاتے دیکھیں گے تو معلوم نہیں کیا شبہ کریں، اس لئے ظاہر کر دیا اور پھر آپ تشریف نہیں لائے۔ یہ واقعہ خاندان میں مشہور ہے‘
>
> (اشرف السوانح جلد اول صـ ۱۳)

بانی دارالعلوم دیوبند کی بعد وفات کرامت :

مہتمم دارالعلوم دیوبند طیب قاسمی اپنے دادا کی کرامت بیان کرتے ہیں کہ :

> ایک دفعہ نانوتہ میں جاڑا بخار کی بہت کثرت ہوئی۔ سو جو شخص قبر سے مٹی لے جاکر باندھ لیتا تو اُسے آرام ہوجاتا۔ پس اس کثرت سے مٹی لے گئے کہ جب بھی مٹی قبر پر ڈالو تب ہی ختم، کئی مرتبہ ڈال چکا، پریشان ہوکر ایک مرتبہ میں نے مولانا کی قبر پر جاکر کہا آپ کی کرامت تو ہوئی اور ہماری مصیبت ہوگئی۔ یادرکھو اب اگر کوئی اچھا ہوا تو ہم مٹی نہ ڈالیں گے ایسے ہی پڑے رہو، لوگ جوتے پہن کر قبر پر چلیں گے۔۔ پس اُس دن سے آرام نہ ہوا جیسے شہرت آرام کی ہوئی تھی ویسے ہی یہ شہرت ہوگئی کہ اب آرام نہیں ہوتا، پھر لوگوں نے مٹی لیجانا بند کردیا۔ (ارواح ثلاثہ)

تیور ملاحظہ فرمایئے کہ صاحبِ قبر سے عدم شفاء کی درخواست اس بنیاد پر نہیں کی گئی کہ مخلوقِ خدا شرک و بدعت میں مبتلا ہوگئی ہے بلکہ خاندان والے قبر پر مٹی ڈالتے ڈالتے بیزار ہوگئے، یہ بات تو اجمیر، کلیر شریف اور کچھوچھہ شریف پہنچ کر شرک و بدعت ہوجاتی ہے۔ یہاں تو تھانہ بھون اور نانوتہ کے بزرگوں کی کرامت بیان کرنا مقصود ہے۔ مٹی میں نہ صرف شفاء ہی تھی بلکہ صاحبِ قبر خاندان والوں کی آواز سنتے اور اُن کی باتیں بھی مان لیتے تھے۔۔ مگر اللہ کے پیارے محبوب سرکارِ ابدقرار ﷺ پر اس بہتان تراشی و افتراء پروازی پر شرم نہ آئی کہ :

> ’میں بھی ایک دن مَر کر مٹی میں ملنے والا ہوں‘ (تقویۃ الایمان/۹۶)

گستاخانہ خوابوں کی فہرست

نبی اکرم ﷺ کو گِرنے سے بچالیا (معاذاللہ)

حسین علی دیوبندی ساکن دال بھچرال تلمیذ رشید احمد گنگوہی دیوبندی لکھتے ہیں:

> **رایت انه یسقط فامسکة واعصمة عن السقرط** یعنی میں (حسین علی) نے نبی ﷺ کو خواب میں گِرتے دیکھا تو آپ کو تھاما اور گِرنے سے بچالیا (معاذاللہ) (بلغۃ الحیران/۸)

قرآن عظیم پر پیشاب (معاذاللہ)

> ایک شخص نے کہا میں نے ایسا خواب دیکھا ہے مجھے اندیشہ ہے کہ میرا ایمان نہ جاتا رہے، اُسے کہا گیا بیان تو کرو۔ اُن صاحب نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ قرآن مجید پر پیشاب کر رہا ہوں اس پر اُسے کہا گیا یہ تو بہت اچھا اور مبارک خواب ہے (مزید المجید اشرف علی تھانوی دیوبندی صـ۱۶ سطر۲۳ ۱ افاضات الیومیہ جلد ۷ سطر۳)

حضور ﷺ نے اُردو زبان علمائے دیوبند سے سیکھی (معاذاللہ)

خلیل احمد انبیٹھی اور رشید احمد گنگوہی دیوبندی براہین قاطعہ میں لکھتے ہیں:

> ’ایک صالح (دیوبندی وہابی) فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے اور آپ کو اُردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی، آپ تو عربی ہیں۔۔ فرمایا کہ جب سے علماء دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔ سبحان اللہ اس سے رُتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا (براہین قاطعہ/۲۶)

حضور ﷺ کو شاگرد ثابت کیا جارہا ہے اور یہ دعویٰ یقیناً خدائی کا دعویٰ ہے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے **وعلمك مالم تكن تعلم ۔ الرحمٰن علم القراٰن** اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کو وہ سب سکھلا دیا جو آپ نہ جانتے تھے۔ رحمٰن نے اپنے پیارے محبوب کو قرآن مجید سکھلایا......اور یہ کہنا کہ حضور ﷺ دیوبند میں اُردو سیکھے' یقیناً کفر اور شرک ہے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ کی شان میں وہابیوں کی گستاخیاں :

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اشرف علی تھانوی نے اپنی بیوی سے تعبیر کیا ہے (معاذ اللہ):

> ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت عقد ثانی کا داعی پیش آیا تھا' فرمایا۔ ان کی سادگی و دینداری اور بے نفسی۔ جی چاہتا تھا' کہ ایسی اچھی طبیعت کا آدمی گھر میں رہے۔۔۔ ان کے گھر میں رہنے کی بجز عقد کے اور کوئی صورت نہ تھی۔۔۔ نیز اس کے متعلق میں نے ایک یہ بھی خواب دیکھی تھی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میرے مکان میں تشریف لانے والی ہیں۔ اس سے میں یہ تعبیر سمجھا کہ جو نسبتِ عمر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بوقتِ نکاح حضور کے ساتھ تھی' وہ ہی نسبت اُن کو ہے
>
> (معاذ اللہ) (افاضات الیومیہ تھانوی ج ا ص ٦٨ سطر ٢٣)

تھانوی صاحب کا خواب میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مکان میں آنے والی دیکھ کر یہ کہنا کہ اس سے میں یہ سمجھا کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر کی کوئی عورت میرے ہاتھ لگنے والی ہے۔ اس سے بڑھ کر ام المومنین کی توہین کا اور کیا مظاہرہ ہوسکتا ہے اور تھانوی صاحب کی بے ادبی کا اور کیا مزید ثبوت ہوسکتا ہے فرمان الٰہی تو یہ ہے: ﴿**وازواجه امهاتهم**﴾ یعنی اس نبی اکرم ﷺ کی بیویاں مسلمانوں کی

مائیں ہیں، اور تھانوی صاحب ماں کو دیکھ کر بیوی سے تعبیر کرتے ہیں۔ **لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۔**

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ فلاں دن مجھے فلاں دیوبندی مولوی صاحب کی ماں خواب میں ملی تھی، تو میں نے یہ سمجھا کہ اس جیسی عورت میرے ہاتھ لگنے والی ہے۔۔ تو دیوبندی مولوی جل اُٹھیں گے۔۔ مگر آقائے کونین ﷺ کی پاک بیوی کو اپنی بیوی سے تشبیہ دیتے ہوئے انہیں کچھ خوف نہ آیا۔ **فالی اللہ المشتکی ۔**

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کی مزید توہین :

> پرسوں شب میں گھر میں ایک عجیب خواب دیکھا کہ مدینہ منورہ کی مسجد قبا میں حاضر ہیں۔ وہیں جناب کی چھوٹی بیوی صاحبہ بھی ہیں۔ یہ انہیں دیکھ کر بہت خوش۔ انہوں نے دریافت فرمایا رسول اللہ ﷺ کی تصویر دیکھو گی؟ انہوں نے بڑے اشتیاق کے ساتھ کہا کہ ضرور، اتنے میں کسی نے کہا کہ یہ تو عائشہ صدیقہ ہیں۔ اب بڑے غور اور حیرت سے ان کی طرف دیکھ رہی ہیں کہ صورت وشکل وضع ولباس چھوٹی بیوی صاحبہ کا ہے۔ یہ حضرت صدیقہ کیسے ہوگئیں
>
> (معاذ اللہ) (حکیم الامت مصنفہ عبدالماجد دریا آبادی مطبوعہ معارف اعظم گڑھ ۵۵۹)

یہ خواب تھانوی جی کے خاص حواری عبدالماجد دریا آبادی نے گھڑا ہے۔ اس میں اُس نے تھانوی کی نئی بیوی کو معاذ اللہ حضور ﷺ کی بہو اور تھانوی کو حضور ﷺ کی خاص الخاص نسل بتایا ہے۔ پھر اس نے جب یہ خواب تھانوی جی کو لکھ کر بھیجا ہے تو وہ اس کی تعبیر میں لکھتا ہے کہ بعض اوصاف میں میری نئی بیوی حضرت عائشہ صدیقہ کی وارث ہے (نعوذ باللہ) کہاں ایک ہندوستانی عورت اور کہاں ذات پاک صدیقہ اور پھر اسی خواب کے متعلق تھانوی جی کہتے ہیں۔

> رُویائے صالحہ کا مبشرات میں سے ہونا یہ حجت شرعیہ سے ثابت ہے۔ اس لیے اس کو بشارت سمجھنا اور اس پر مسرور ہونا ماذون فیہ ہے (حکیم الامت مصنفہ عبدالماجد دریا آباد ص ۵۵۹)

مسلمان اندازہ فرمالیں کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھ کر اپنی کمسن بیوی کے متعلق کہنا کہ (معاذ اللہ) حضرت سیدہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا' اشرف علی تھانوی کے گھر آنے والی ہیں (العیاذ باللہ۔ العیاذ باللہ) حضرت صدیقہ کی وہ ذات پاک جن کی سواری کی مبارک اونٹنی کے غبار پر ہماری مائیں قربان۔ جن کی نعلین پاک کے صدقے مسلمانوں کی مغفرت ہوگی۔ دیوبندی انہیں دیکھ کر کمسن بیوی ہاتھ لگنے کی تعبیر گھڑیں خدا کی پناہ ۔۔ہم اس ناپاک گستاخی کا حوالہ تھانوی جی کی کتاب افاضات الیومیہ سے دے آئے ہیں۔ اب ایک اور معتبر کتاب کی عبارت ملاحظہ ہو' تھانوی اپنی شادی کے متعلق لکھتا ہے۔

> ایک ذاکر صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر کے گھر (معاذ اللہ) حضرت عائشہ آنے والی ہیں۔ انہوں نے مجھ سے کہا معاً میرا ذہن اسی طرف منتقل ہوا۔ اس مناسبت سے کہ جب حضور ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا' حضور کا سن شریف پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت کم عمر تھیں وہی قصہ یہاں ہے۔
>
> (الخطوب المدینہ تھانوی ص ۸ ' رسالہ الامداد ماہ صفر ۱۳۳۵ھ)

نوجوان لڑکی سے بوڑھا آدمی نکاح کر کے کیا اپنی ماں کو گھر میں آنے کا خواب گھڑ کر اپنی بیوی کی بشارت سے تشبیہ دے سکتا ہے یہ تو دیوبندی مکتب فکر کے حکیم الامت کا ہی کام ہے (لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم)

غور کیجئے انتہائی گیا گذرا انسان حتیٰ کہ بھنگی چمار بھی اپنے گھر ماں کے آنے کی خبر سُن کر

یہ خیال نہ کرے گا کہ کوئی نئی نویلی جورو ہاتھ آئے گی۔ وہ کون ماں؟ وہ ماں جن کی عظمت وعصمت کا خطبہ قرآن مجید نے بیان کیا' وہ ماں جن کی خاک پا پر کروڑوں مائیں قربان۔۔ 'ہاتھ آئے گی' کا ٹکڑا خصوصیت سے قابل توجہ ہے۔ اہل ادب اور اہل زبان اچھی طرح واقف ہیں کہ اس کا موقع استعمال کیا ہے اور 'کمسن عورت ہاتھ آئے گی' کا جملہ تھانوی کی لذت نفسانی وجذبہ شہوانی پر کس حد تک غماز ہے۔

ام المؤمنین خدیجہ الکبریٰ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کی شان میں عطاء اللہ شاہ بخاری کی گستاخی:

معاذ اللہ امہات المومنین دیوبندی ملاؤں کے دروازے پر سائل اور فریادی بن کر آئیں' دیوبندیوں کے امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاری نے تقریر کرتے ہوئے کہا :

> آج مفتی کفایت اللہ اور مولانا احمد سعید دہلوی کے دروازے پر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ آئیں اور فرمایا' ہم تمہاری مائیں ہیں۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کفار نے ہمیں گالیاں دی ہیں۔ ارے دیکھو ام المومنین عائشہ دروازے پر تو کھڑی نہیں۔ (سید عطاء اللہ شاہ بخاری مصنفہ شورش کاشمیری صـ ۱۹۹)

غور کریں کہ اُمہات المومنین جن کی عزت کا خدا حافظ' جن کے دامن تطہیر کی تنویر میں اللہ تعالیٰ قرآن نازل فرمائے' کائنات کی مشکلات جن کے نعلین مبارک کے صدقے حل ہوں' دیوبندی ملاؤں کے شان گھڑنے میں ازواج مطہرات رسول کی شان میں ایسی گستاخی کہ وہ کفایت اللہ جیسے ضمیر فروش ہندوستانی ملاؤں کے دروازے پر فریاد لے کر آئیں۔ العیاذ باللہ۔ خدا کی پناہ (دیوبندی مذہب۔ مصنفہ مناظر اسلام مولانا غلام مہر علی)

خاتون جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سینے سے چمٹا لیا (معاذاللہ)

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی اپنے ایک مولوی فضل الرحمٰن کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ:

> ’ہم نے خواب میں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھا انہوں نے ہم کو اپنے سینے سے چمٹا لیا ‘
>
> (الافاضات الیومیہ تھانوی جلد۶ ص ۳۰)

استغفراللہ العظیم مسلمانو! غور کرو کیا کسی بے دین خارجی یزیدی‘ یہودی کو بھی خاتون جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جناب میں ایسے صریح گستاخی کی جراءت ہوئی۔ مرزا قادیانی مردود نے تو یہ لکھا تھا کہ (معاذ اللہ) ’حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر سر رکھا‘ (ایک غلطی کا ازالہ) مگر دیوبندی وہابی حکیم الامت اس سے بہت آگے بڑھ کر یہ کہہ رہا ہے کہ (معاذ اللہ) سیدہ نے سینے سے چمٹا لیا۔

تھانوی کی مُریدنی سے حضور ﷺ کا بغلگیر ہونا (معاذ اللہ)

اشرف علی تھانوی کی ایک مُریدنی اپنا خواب بیان کرتی ہے کہ :

> ’ایک جنگل ہے اس میں‘ میں ہوں ایک تخت ہے کچھ اونچا سا اُس پر زینہ ہے‘ تھوڑی دیر میں حضور ﷺ تشریف لائے اور زینہ پر چڑھ کر میرے سے بغلگیر ہوئے اور مجھ کو خوب زور سے بھیچ دیا جس سے سارا تخت ہل گیا (معاذ اللہ)
>
> (اصدق الرویا اشرف علی تھانوی جلد۲صـ۲۳)

حضور ﷺ کی ذات اقدس پر کس قدر بہتان صریح ہے۔ کیا دُنیا بھر کا کوئی بدترین دشمنِ اسلام بھی بانی اسلام پر ایسی الزام تراشی کر کے آپ کی توہین کر سکتا ہے؟ جس آقا کا یہ ارشاد ہو کہ **لعن الله الناظر** نظر کرنے والے پر خدا کی لعنت۔

حضور ﷺ مقتدی (معاذ اللہ)

قاری محمد طیب قاسمی مہتمم مدرسہ دیوبند سے منقول ہے کہ :

> 'بھوپال میں موجودہ نواب کی والدہ کافی عرصہ سے بیمار تھے ریاست کے ایک افسر نے جو اہل حدیث تھے خواب دیکھا ...... کہ نواب بھوپال بطور امام آگے ہیں ...... اور اُن (مقتدیوں) میں حضور اکرم ﷺ بھی شامل ہیں۔ افسر نواب کی یہ عظمت (کہ وہ امام الانبیاء کے امام ہیں اور امام الانبیاء اُن کے مقتدی ہیں) دیکھ کر بہت خوش ہوا (روز نامہ انجام کراچی ۲۰ اگسٹ ۱۹۵۷ء)

حضرت ابراہیم علیہ السلام مقتدی (معاذ اللہ)

> 'حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مولانا (حسین احمد صاحب مدنی) کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا فرمائی۔ فقیر (مرغوب احمد رامپوری) بھی مقتدیوں میں شامل تھا۔ (شیخ الاسلام نمبر صـ ۱۶۴)

حیرت واستعجاب اس پر کہ اپنے مولوی کو امام الرسول قرار دے رہے ہیں۔ کیا نبی کی موجودگی میں غیر نبی امامت کا مستحق ہے؟

نماز قائم ہو چکی اور امام نماز پڑھ رہا ہے دُنیا جہاں کا کوئی بھی شخص نماز میں شریک

ہونا چاہے گا تو مقتدی بنے گا لیکن حضور ﷺ کی یہ شان وعظمت ہے کہ آپ اگر شرکت فرما دیں تو حضور ﷺ خود امام ہوں گے اور عین حالتِ نماز میں بھی امام، حضور ﷺ کا مقتدی بن جائے گا۔ بخاری شریف اور مدارج النبوۃ میں یہ واقعہ موجود ہے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھا رہے تھے سرکار رسالت ﷺ تشریف لائے، صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں پیچھے ہٹنا چاہتے ہیں لیکن سرکار منع نہیں فرماتے اور سرکار ﷺ اُن کے بائیں طرف ہو کر نماز شروع فرما دیتے ہیں۔ حدیث شریف کے یہ الفاظ ہیں

کنا تقتدی بابی بکر وابوبکر کان تقدی برسول الله صلی الله علیه وسلم

یعنی ہمارے امام ابوبکر صدیق تھے اور ابوبکر صدیق کے امام، امام الانبیاء ﷺ تھے۔

صفیں بچھانا اور تھانوی کی اقتداء میں تراویح پڑھنا (معاذ اللہ)

> احقر (مرید تھانوی) نے خواب دیکھا کہ ماہ مبارک رمضان شریف ہے اور عشاء کا وقت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضور عالی (تھانوی) کے دَرِ دولت (گھر) میں تشریف فرما ہیں۔ تراویح میں حضور انور کا قرآن پاک سننے کا ارادہ رکھتے ہوئے حضور کے در دولت میں صفوف کے بچھوانے پردے ڈلوانے کے اہتمام میں پھر رہی ہیں (اصدق الرویاص۔۵۰)

(معاذ اللہ) حضور نبی کریم ﷺ کو تھانوی کی اقتداء میں نماز تراویح پڑھنے کا شوق ہے۔ اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (تھانوی کے گھر میں) صفیں بچھوانے اور پردے ڈلوانے میں مصروف ہیں۔ تبلیغیوں کے امام اسمٰعیل دہلوی جب حضور سید المرسلین ﷺ کی توہین وتنقیص پر اُتر آتے ہیں تو اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں لکھ دیتے ہیں کہ 'حضور نے فرمایا کہ میں بھی مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں' ...... تبلیغیوں کو جب اپنے گھر کے مولویوں واکابرین کی جھوٹی عظمت دکھانی ہوتی ہے تو حیات النبی ﷺ کو تسلیم کرتے

ہوئے حضور سید المرسلین کے علم غیب، اختیارات اور تصرفات سب کو مان لیتے ہیں۔۔ اب ان اعتقادی باتوں کے ثابت کرنے میں شرک وکفر نظر نہیں آتا۔

تخت پر وعظ اور امام الانبیاء علیہ السلام نیچے (معاذ اللہ)

اشرف علی تھانوی کا ایک مُرید لکھتا ہے :

> 'میں نے خواب دیکھا کہ ایک محلّہ میں حضور (اشرف علی تھانوی) کا وعظ ہے۔ محفل میں ایک بہت اونچا تخت بچھا ہوا ہے جس پر سفید فرش ہے۔ تخت اس قدر اُونچا ہے کہ دو تین سیڑھیاں چڑھ کر اس پر پہونچنا ہوتا ہے۔ اس تخت پر حضور (اشرف علی تھانوی) وعظ فرما رہے ہیں اور نیچے عام لوگوں کی مجلس میں محمد رسول اللہ ﷺ ہیں (اصدق الرویا، حصہ دوم ۳۹)

صفات میں اشتراک وبرابری (معاذ اللہ)

> ایک شخص نے اپنا کشف بیان کیا تھا کہ مجھ کو مکشوف ہوا کہ میں اور جناب رسول مقبول ﷺ مساوی درجہ میں ہیں ....مولانا یعقوب (نانوتوی صدر دیوبند) نے ارشاد فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ بعض صفات میں ہم اور حضور ﷺ مشترک ہیں (معاذ اللہ)
>
> (الافاضات الیومیہ اشرف علی تھانوی جلد۴ صـ۱۶۸)

دیوبندی ملّاں بعض صفات میں اشتراک کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن صاحب قصیدہ بردہ شریف فرماتے ہیں: **منزه عن شريك فى محاسنه فجوهر الحسن فيه غير منقسم**

یعنی حضور ﷺ اپنی تمام خوبیوں اور صفات میں شریک منزہ ہیں، کوئی اُن کا شریک نہیں۔

وہابی دیوبندی تبلیغی کو معلوم ہونا چاہیے کہ اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ

اپنی ہر صفت پر ہر شان میں بے مثل و بے مثال ہیں اور ہر اعتبار سے بے نظیر ہیں۔ حضور شیخ الاسلام امام المتکلمین رئیس المحققین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی فرماتے ہیں :

وہ میری جان بھی جان کی جان بھی، میرا ایمان بھی روحِ ایمان بھی
مہبطِ وحیِ آیات بھی اور قرآن بھی، روحِ قرآن بھی
ہوترا مثل کوئی کبھی اور کہیں، رب نے رکھا نہیں اسکا امکان بھی

رسول اللہ ﷺ سے کھانا پکوانا (معاذ اللہ)

> ایک دن اعلحضرت (یعنی پیر و مرشد رشید احمد گنگوہی) نے خواب دیکھا کہ آپ کی بھاوج آپ کے مہمان کا کھانا پکارہی ہیں کہ جناب رسول مقبول ﷺ تشریف لائے اور آپ کی بھاوج سے فرمایا کہ اُٹھ تو اس قابل نہیں کہ امداداللہ کے مہمان کا کھانا پکائے۔ اس کے مہمان علماء (دیوبندی ملاں) ہیں اس کے مہمان کا کھانا میں پکاؤں گا۔ (تذکرۃ الرشید جلد ۱ صـ ۴۶)

معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ! رسول دشمنی کا یہ گھناؤنا جذبہ ہے کہ اپنے خانہ ساز مولویوں کی عظمت منوانے کے لئے محبوب کبریا سید المرسلین ﷺ کو اپنے مطبخ کا باورچی بنایا جارہا ہے یہ محض خداوند قدوس کی ڈھیل ہے۔ سرور کائنات ﷺ ان ہی گنگوہی صاحب کے لئے معاذ اللہ کھانا پکارہے تھے جو خانقاہ کی بھری محفل میں نانوتوی صاحب سے معاشقہ فرماتے۔

> 'ایک دفعہ گنگوہ کی خانقاہ میں مجمع تھا۔ حضرت گنگوہی' حضرت نانوتوی کے مرید شاگرد سب جمع تھے اور یہ دونوں حضرات بھی وہیں مجمع میں تشریف فرما تھے کہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی نے حضرت قاسم نانوتوی سے محبت آمیز لہجہ میں فرمایا' یہاں ذرا لیٹ جاؤ'

> حضرت نانوتوی کچھ شرما سے گئے، مگر حضرت گنگوہی نے پھر فرمایا تو بہت ادب کے ساتھ چت لیٹ گئے اور قاسم نانوتوی کی طرف کروٹ لے کر اپنا ہاتھ اُن کے سینہ پر رکھ دیا جیسے کوئی عاشق صادق اپنے قلب کو تسکین دیا کرتا ہے۔ مولانا قاسم نانوتوی ہر چند فرماتے رہے کہ میاں کیا کر رہے ہو، یہ لوگ کیا کہیں گے۔ حضرت گنگوہی نے فرمایا، لوگ کہیں گے تو کہنے دو (ارواح ثلاثہ/ ۲۸۹)

یہ وہی قاسم نانوتوی ہیں جو حضور ﷺ کی زبان پاک سے اپنے بارے میں نکلے ہوئے مقدس الفاظ **انمـا انا قاسم والله يعطى** (بیشک میں تقسیم کرنے والا ہوں اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے) کو اپنی ذات پر چسپاں کر رہے ہیں۔

> ایک مرتبہ مولانا گنگوہی اور مولانا نانوتوی حج بیت اللہ کو تشریف لے گئے ...... راستے میں جو کچھ ملتا وہ سب لوگوں کو دے دیتے اور ساتھیوں نے کہا کہ حضرت آپ تو سب ہی دے دیتے ہیں کچھ تو اپنے پاس رکھئے، تو فرمایا **انما انا قاسم والله يعطى** (ارواح ثلاثہ)

کیا اس مقام پر بانی دارالعلوم دیوبند قاسم نانوتوی، رسول اللہ ﷺ کی ہمسری کے مدعی نہیں ہوئے؟ وہ حدیث جسے سرور کائنات نے اپنے بارے میں فرمایا ہو، اُس کو قاسم نانوتوی کا اپنے اُوپر فٹ کرنا یا اپنی ذات کو اس حدیث کا مصداق ٹھہرانا، کیا یہ ارشادات مصطفوی سے بغاوت اور تحریف فی الدین نہیں ہے؟

دارالعلوم دیوبند کے باب الداخلہ اور قاسم نانوتوی کی تصانیف پر یہی الفاظ اپنے بارے میں لکھے جاتے ہیں: **انما انا قاسم والله يعطى**۔ مگر آج ان ہی (دیوبندی حضرات کے قاسم العلوم والخیرات) کو رشید احمد گنگوہی نے بھرے مجمع کے سامنے دن کی روشنی میں چاروخانہ چت کر دیا ۔۔ اور ایک مبارک خواب بھی ملاحظہ فرمائیے :

> ’مولانا گنگوہی نے ایک بار ارشاد فرمایا: میں نے ایک بار ایک خواب دیکھا تھا کہ مولوی قاسم دلہن کی صورت میں ہیں اور میرا اُن سے نکاح ہوا ہے جس طرح زن وشوہر کو ایک دوسرے سے فائدہ پہونچتا ہے اسی طرح مجھے اُن سے اور انہیں مجھ سے فائدہ پہونچا ہے‘ (تذکرۃ الرشید حصہ دوم صـ ۲۸)

اللہ ہی جانے یہ تبلیغی مولوی کتنے گندے خیالات ذہن میں رکھتے ہیں‘ مگر اتنی بات تو سب کو تسلیم کرنی پڑے گی کہ ان مولویوں کا ذوقِ مباشرت بڑا اونچا تھا۔ برسوں گھروں سے دُور ہونے کے سبب تبلیغی مولوی جنسی عمل خصوصاً اغلام بازی کی گندگیوں اور بُرائیوں میں مبتلا ہوتے ہیں ......نوجوان اور کمسن لڑکوں کو اُن سے دُور رکھنا بہت ضروری ہے۔ یہ لوگ مساجد کی حرمت اور تقدس کو بھی ملحوظ نہیں رکھتے۔۔سب کچھ پامال کردیتے ہیں۔

تبلیغی جماعت کے لوگ اپنے بیوی بچوں سے بے رُخی کا مظاہرہ کرتے ہوئے چالیس چالیس دن کے لئے گھروں سے غائب ہوجاتے ہیں۔ گھر سے بے رخی کیا تباہی مچارہی ہے اُس کا جائزہ لینا چاہیے۔ عورت کا سب سے بڑا اور سب سے بڑھ کر یہ حق ہے کہ اُس کا شوہر اُس کے بستر کا حق ادا کرتا رہے۔ مرد اپنی بیوی کے پاس نہیں رہتا بلکہ نماز روزہ میں لگا رہتا ہے تو عورت شوہر سے مطالبہ کرسکتی ہے اور مرد کو حکم دیا جائے گا کہ عورت کے پاس بھی رہا کرے۔ قرآن مجید نے عورتوں کو مردوں کا اور مردوں کو عورتوں کا لباس قرار دیا ہے۔۔ارشاد ربّانی ہے ﴿**هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ**﴾ (البقرہ) عورتیں تمھارا لباس (زینت) ہو اور تم ان کا لباس ہو۔

اس ارشاد قرآنی کا مطلب یہ ہے تم انھیں گناہوں سے محفوظ رکھنے والے ہو اور وہ تمھیں، تم اُن کی ضرورت ہو اور وہ تمھاری، لباس سے بدن ڈھانکا اور چھپایا جاتا ہے بغیر لباس رہنا بے حیائی ہوتا ہے۔ حیا کا تقاضہ ہوتا ہے کہ ہمیشہ جسم پر لباس ہو۔ مرد

اور عورت ایک دوسرے کا لباس ہیں، ساتھ رہکر زندگی گذارنے سے بے حیائی سے محفوظ رہتے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا **اِنّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا** تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے۔ تبلیغ کے بہانے گھروں سے غائب رہنے میں اس کا حق تلف ہوتا ہے۔ عورتوں کی حق تلفی سے معاشرے میں سماجی اور اخلاقی بُرائیاں پھیلتی ہیں زندگی کا چین و سکون ختم ہوکر زندگیاں برباد ہوتی ہیں۔

عورت کے پاس رہنے کی کیا میعاد ہے اس کے بارے میں ایک روایت یہ ہے کہ چار دن میں ایک دن عورت کے لئے اور تین دن عبادت کے لئے اور صحیح یہ ہے کہ مرد کو حکم دیا جائے گا کہ عورت کا بھی خیال رکھے اس کے لئے بھی کچھ وقت دے۔ (بہارِ شریعت)

مسئلہ: جو شخص اپنی جوان عورت سے بلا عذر چالیس روز جُدا رہے، جماع نہ کرے، وہ گناہگار ہوگا۔۔یعنی اتنی مدت بیوی سے دُور رہنا ممنوع کہ جس میں اُسے پریشان نظری و پریشان خاطری ہوتی ہے (اسوۂ حسنہ)

بیوی کے اس حق کی کتنی اہمیت ہے اس بارے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ کے دورِ خلافت کا ایک واقعہ بڑا عبرت انگیز اور انتہائی نصیحت آمیز ہے روایت ہے کہ امیر المومنین رات کو رعایا کی خبر گیری کے لئے شہر مدینہ منورہ کی گلیوں میں گشت کر رہے تھے اچانک ایک مکان سے دَردناک اشعار پڑھنے کی آواز کان میں آئی۔ یہ ایک عورت تھی جو اپنے شوہر کے فراق اور لمبی جدائی کے بارے میں دَردناک اور رقت انگیز اشعار گا رہی تھی آپ غور سے اُن اشعار کو سنتے رہے اور بیحد متاثر ہوئے۔ صبح کو جب آپ نے تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ اُس عورت کا شوہر جہاد کے سلسلے میں عرصہ دراز سے باہر گیا ہوا ہے اور یہ عورت اُس کو یاد کر کے رنج و غم میں اکثر یہ اشعار پڑھتی رہتی ہے۔ امیر المومنین کے دل پر اُس کا اتنا گہرا اور شدید اثر پڑا کہ آپ نے تمام سپہ سالاروں کو یہ فرمان لکھ بھیجا کہ کوئی شادی شدہ فوجی چار مہینے

سے زیادہ اپنی بیوی سے جدا نہ رہے۔

آج کا دور بہت ہی پرفتن ہے۔ نفس کی خواہشات اور شہوت کو اُبھارنے والی فلمیں ڈرامے اور کتابیں پھیل چکی ہیں۔ ٹی وی، سی ڈی، وی سی آر اور ڈش کی وجہ سے اخلاقی سماجی و معاشرتی برائیاں پھیل رہی ہیں۔ گندے مناظر اور عریاں نظارے گھر کی چار دیواری میں بیٹھ کر دیکھے جا رہے ہیں۔۔ حضرت جی تبلیغی گشت میں مصروف ہیں اور گھر پر بیوی بچے ریموٹ کنٹرول سے کھیل رہے ہیں۔

رسول پاک ﷺ مقتدی اور مریدوں کے پیچھے (معاذ اللہ)

اشرف علی تھانوی جی کے ایک مرید کہتے ہیں :

> 'یہ خواب نظر آیا کہ جمعہ کی نماز کے لئے صف بندی ہو رہی ہے آنحضرت ﷺ احقر کے بائیں جانب تھے اور حضرت والا (تھانوی) نماز جمعہ پڑھا رہے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے احقر کا بازو پکڑ کر اپنے آگے کی صف میں کر دیا تھا۔ اس خواب کی وجہ سے دن کو ایسی خوشی محسوس ہوئی کہ جس کے اظہار کو کوئی لفظ ہی سمجھ میں نہ آیا جو تحریر کروں'
>
> (اصدق الرویا۔ اشرف علی تھانوی حصہ دوم صـ ۲۴)

دیکھا آپ نے حضور انور ﷺ کو تھانوی جی کا مقتدی بنا رہے ہیں اور تھانوی جی، امام الانبیاء علیہ السلام کی امامت کے خواب شائع کر رہا ہے اور مریدِ تھانوی کو آگے ہونے کی خوشی میں لفظ ہی نہیں مل رہا ہے جو بیان کرے۔ یہ ہیں تبلیغی اور دیوبندی تعلیمات !

جسم میں جسم سَما گیا (معاذ اللہ)

> ’رسول اللہ ﷺ کا جسم مبارک مولانا (محمد قاسم نانوتوی) کے جسمِ مبارک میں سمانا شروع ہوا‘ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کا ہر عضو مولانا (نانوتوی) میں سما گیا اور سر مبارک۔
>
> (سوانح قاسمی جلد۳ صـ۱۲۹)

یہاں دیوبندیوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے جسمِ مبارک کے ہر عضو مبارک کو بانی مدرسہ دیوبند کے جسم میں سما دیا۔ ہر عضوِ رسول اللہ ﷺ کو عضو قاسمِ نانوتوی بنا دیا۔ یہ کس قدر شدید ترین گستاخی ہے اور پَرلے درجے کی توہین ہے۔

اختصار کے پیشِ نظر کتاب میں صرف چند خواب ہی بیان کئے گئے ہیں ......
علمائے دیوبند و تبلیغی جماعت کے عقائد‘ افکار و خیالات سے مزید واقفیت اور تحقیق کے لئے علمائے اہلِ سُنّت و جماعت کی کتابیں : زلزلہ‘ زِیر و زَبر‘ خون کے آنسو‘ لطائف دیوبند‘ تحقیقات‘ انکشافات‘ دعوت فکر‘ دعوت انصاف‘ عقائد علمائے دیوبند و نظامیہ‘ خوابوں کی برأت‘ توضیح البیان‘ اور حسام الحرمین کا مطالعہ کریں۔
اللہ تعالیٰ تمام اہلِ اسلام کو حق پر قائم رکھے اور بد مذہب باطل فرقوں کے فتنوں سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

مِٹ گئے‘ مِٹتے ہیں‘ مِٹ جائیں گے‘ اعداء تیرے
نہ مِٹا ہے‘ نہ مِٹے گا‘ کبھی چرچا تیرا

وَاٰخِرُ دَعْوٰنا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعالَمِیْن
وَصَل اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلیٰ خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمّدٍ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْن

مطبوعات شیخ الاسلام اکیڈمی

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
رسول اکرم ﷺ کے تشریعی اختیارات	۱۸/	حقیقت شرک	۵۰/
اسلام کا نظریہ عبادت اور مودودی صاحب	۴۵/	سُنّت و بدعت	۲۵/
اسلام کا نظریہ عبادت اور مودودی صاحب	۴۰/	عورتوں کا حج وعمرہ	۴۰/
دین اور اقامت دین	۵۵/	گناہ اور عذاب الٰہی	۲۵/
محبت رسول روحِ ایمان	۲۰/	اسلامی نام	۱۵/
امام احمد رضا اور اردو تراجم کا تقابلی مطالعہ	۱۰/	مغفرت الٰہی بوسیلۃ النبی	۲۰/
فضیلت رسول ﷺ	۲۰/	جماعت اہلحدیث کا فریب	۸/
رحمت عالم ﷺ	۱۲/	جماعت اہلحدیث کا نیا دین	۲۵/
حقیقتِ نور محمدی ﷺ	۲۰/	جماعت اسلامی اور شیعہ مذہب	۱۵/
مجبت اہلبت رسول	۲۰/	اللہ تعالیٰ کی کبریائی	۲۵/
شیعوں کے گیارہ اعتراضات	۱۰/	توبہ واستغفار	۲۰/
سیدنا امام حسین اور یزید	۱۰/	شیطانی وسواس کا علاج	۲۵/
سیدنا علی اور خلفائے راشدین	۱۰/	فضائل لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ	۲۵/
عورتوں کی نماز	۲۵/	اہلحدیث اور شیعہ مذہب	۱۲/
صحیح طریقہ غسل	۲۵/	نماز جنازہ کا طریقہ	۸/
جادو کا قرآنی علاج	۵/	احکام میت	۲۰/
طریقہ فاتحہ	۱۰/	قربانی اور عقیقہ	۲۰/
آیات شفاء	۵/	عبدیت مصطفیٰ ﷺ	۲۵/
بنک انٹریسٹ اور لائف انشورنس	۱۰/	قرآن مجید کے غلط ترجموں کی نشاندہی	۱۰/
سلام پڑھنے کا ثبوت	۵/	علم غیب	۵/
وقفہ تراویح اور ثبوت تسبیح	۵/	محبت رسول شرطِ ایمان	۲۰/
فتاویٰ نظامیہ	۵/	عرس کیا ہے؟	۵/
تبلیغی جماعت کا پُراسرار پروگرام	۵/	Durood Shareef	۳۵/

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدرآباد (9848576230)